

# وہابی توحید

حسین علیہ السلام

پیر طریقت راہ پر شریعت حضرت خیراؤ  
پیر محمد شفیع قادری علیہ الرحمۃ  
سجادہ نشین دارالعلوم دیوبند مؤلف و مترجم (مکرات)

مؤلف

محمد شفیع قادری علیہ الرحمۃ

تألیف

قادری کتب خانہ تحصیل پٹنہ سیالکوٹ



# وہابی توحید

محبہ قرآن

پیر طاہریت اور ہرگز اہل حقیت حضرت صاحبزادہ

پیر محمد شفیع قادری علیہ الرحمہ

نکاحہ بن فرارغابہ غوثیہ دھواڑا شریف گجرات

محمد رضا قادری علیہ الرحمہ

میرا سہ ماہنامہ مسالا طبعیت مسلمانوں

طبعیت میں مسجد علامہ رحمانیہ علیہ الرحمہ مسلمانوں

المنشور

قادری کتب خانہ تحصیل بازار

۹۰ ستمبر ۱۳۸۸ فون ۵۹۱۰۰۸



## دعوت غور و فکر

وَمَا تَنْصِفِي وَتَسْكُنِي عَلَى سِرِّهِ لَكَ رَيْدٌ مِنْهُ لَتَجِدِي لِي وَتَجِدِي  
دوبہندی اور احمدیہ میں حضرات اہل سنت و جماعت کے اسباب پر شرک و کفر  
اور فساد کی جو حمار کرتے ہیں مادر جو شرک نہیں اس کو بھی وہ شرک قرار دیتے ہیں۔

اس کے لیے وہ توحید کا سہارا لیتے ہیں۔

اہل سنت و جماعت حضرات کو بھی شرک سے نفرت ہے بلکہ مشرکین کا قلع قمع  
اور یہاں تک کہ عیسائی نے ہی کیا ہے مثلاً داتا گنج بخش علی ہریزی حضرت غوث اعظم شیخ سینہ  
عبد القادر جیلانی رحمہ اللہ سلطان ابراہیم مدین الدین چشتی رحمہ اللہ خواجہ قریب الدین گنج شکر  
سید الطائفہ ابوالحسن غفرانی رحمہ اللہ سلطان محمود غزنوی رحمہ اللہ سلطان الدار قیس امام علی الحسین  
تک اس سلطنت خواجہ جہانگیر سنائی دھیرے علیہ السلام حضرت کے حالات کے مطالعہ سے  
پر حقیقت انہی من الشمس ہے۔ یہ سب کے سب اہل سنت و جماعت کے ہی  
اکابر ہیں۔

دوبہندی اور احمدیہ میں حضرات کا خیال ہے کہ توحید کو ہم ہی سمجھتے ہیں۔ اور  
توحید پر صحیح ایمان پہنچا ہے جو قطعاً غلط ہے بلکہ دوبہندی اور احمدیہ میں اکابر نے معاف  
باری تعالیٰ جو بیان کی ہیں عام مسلمان بھی خدا تعالیٰ کی ایسی صفات ہرگز ہرگز تسلیم  
نہ کرے گا۔

اس کتاب میں دوبہندی اور احمدیہ میں اکابر کی مستند کتب کے حوالہ جات  
سے ان کی خود ساختہ توحید درج کی ہے۔ تاکہ ذی شعور اور صاحب عقل و فہم حضرات  
تہ صحت اور وحدہ کو بالائے طاق رکھ کر انصاف فرمائیں کہ کیا انہی تبارک و تعالیٰ کی  
ایسی صفات بیان کرنے والے اور ان صفات پر ایمان رکھنے والے تو خدا اور صلح نہیں؟

خادم در بضعہ مبارک

غیر اہل العمامہ محمد ضیاء اللہ القادری الدمشقی غفرلہ

مجلہ حقوق محفوظ ہے

نام کتاب ————— وہابیہ توحید

تالیف ————— مولانا علامہ ابو حامد محمد ضیاء اللہ القادری

ناشر ————— محمد حیدر ضیاء

قادری کتب خانہ تحصیل ہزار سیکٹو

۹۰ سیٹی پلازہ سیکٹو ۸ فون ۵۹۱۰۰۸

ٹائٹل ————— محمد اسلم قادری (پیشہ ور)

قیمت

دفتر

رہائش

۵۸۶۶۷۳

فون نمبر

۵۹۱۰۰۸

## اللہ تعالیٰ اجل جلالہ کے متعلق وہابیوں کے عقائد ! اللہ سب بڑا نہیں ہے

وہابیوں کے امام اور مجدد ابنی تہمید کا عقیدہ تیسرا اسلام ابنی محمد بن عبد محمد  
نے لکھا ہے کہ وہ کتا ہے۔

عقیدہ : **اِنَّهُ يَخْتَارُ الْعَرْشَ لَا يَخْتَارُ وَلَا يَكْبُرُ**

اللہ تعالیٰ عرش کے برابر ہے، نہ اس سے چھوٹا ہے، اور نہ اس سے بڑا ہے۔

فقہ اولیٰ حضرت شمس الدین ابو نصر

چاہتے کہ امام انام ابو ہریرہ ابنی تہمید کے اس عقیدہ سے ان پرین افش ہے کہ اس  
کے نزدیک اللہ بزرگنا و دست بند ہے کیونکہ اللہ بزرگنا ہے اللہ سب بڑا ہے،  
اور ابنی تہمید کہتا ہے کہ اللہ عرش سے بڑا ہے۔ اور نہ چھوٹا ہے بلکہ عرش کے برابر  
ہے۔ جب یہاں ہے، تو چھوٹا نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ سب بڑا نہیں ہے۔

## اللہ تعالیٰ عرش کے اوپر موجود ہے

ریبندی اور غیر عقیدہ وہابیوں کے امام اور مجدد ابنی تہمید کا عقیدہ ہے :  
عقیدہ : **وَرَعِشَتْ اَنْ اِلَٰهَ كَوْنِ الْقَسْرِ بِلْ وَ اَلْكَزْبِ بَعِي**  
حقاً فوقہ القماتان ۔

اور میرا عقیدہ ہے کہ سبے شک اللہ تعالیٰ عرش اعلیٰ اور کسی کے اوپر موجود  
ہے اور اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے اور کسی پر رکھنے ہیں۔

(تفسیر نو نیر از ابن تہمید)

## اللہ تعالیٰ کے وزن سے کرسی چرچر کرتی ہے

امام ابو ہریرہ وحید از امامت وسیع کرمینہ اللہ تعالیٰ عنہ  
نہایت لکھا ہے کہ :

عقیدہ : جب دو کرسی پر بیٹھا ہے، تو چھوٹا چل ہی بڑی سے بڑی ہے  
اور اس کے چھوٹے چرچر کرتی ہے ! اور ان کا کہنا ہے : ہم اس (عید لوان)

## عرش معلیٰ چرچر کرتا ہے !

امام ابو ہریرہ مولیٰ اسماعیل علیہ السلام نے بھی فی کتاب تفسیر الایمان میں اللہ تعالیٰ کی  
مہمت سے عرش کا چرچر کرنا کہا ہے۔

اللہ کی مہمت بڑی شان ہے کہ سب الیہ امور اولیاء اس کے دہرہ ایک  
قرہ ناچنے سے بھی کتر ہیں، سارے آسمان اور زمین کو عرش اس کا شرف کی طرح  
چمک رہا ہے۔ اور ہر جو اس بڑائی کے میں نشا و کرامت نہیں سکتا۔  
ہر اس کی عظمت سے چرچر رہا ہے، جو کسی مخلوق کی کیا طاقت اس کی بڑائی  
کا بیان کر سکے !  
(تفسیر الایمان ص ۱۰ مطبوعہ دہلی)

## اللہ تعالیٰ کی ذات کو سجدہ کرنے کی ممانعت

عقیدہ: جس پر زندہ کسی کو کیجئے نہ کسی مردہ کو۔ نہ کسی قبر کو کیجئے نہ کسی تعالیٰ  
 کو۔ کیونکہ زندہ ہے۔ سو ایک دن مرے والا ہے۔ (فقہیۃ الایمان ص ۱۱)  
 اسامیل دہلوی قسملی اس عبارت کا یہ جملہ کہ جس پر زندہ کسی کو کیجئے، غور طلب ہے  
 اسامیل دہلوی کے قانون کے مطابق اس میں خدا تعالیٰ کو جس پر زندہ کرنے سے ممانعت ہے۔  
 کیونکہ ہمارا خدا تعالیٰ تو زندہ ہے مگر اُن کو ایسا نہیں آدللہ لا الہ الا ہ  
 الحق القیوم۔ وہ زندہ اور قائم رہنے والا ہے۔ اسامیل دہلوی کے یہ جملہ جس سے  
 رہتے ہیں کہ زندہ کو جس پر نہ کیجئے۔ اور ساتھ ہی آخر میں یہ ملاحظہ فرمائیے کہ کیا کہیں کہ زندہ  
 ہے سو ایک دن مرے والا ہے۔

ملاحظہ فرمائیے اعلیٰ القیوم زندہ بھی ہے اور نہ مرنے والا ہے۔ اہلسنت وجماعت  
 کا عقیدہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو جس پر زندہ جاننا نہیں۔  
 مولوی وحید الزمان نے ہی آیت الف من یحیی الموتی من استغنی کا ترجمہ  
 کرتے ہیں کہ

عقیدہ: وہ بڑے رحم والا تخت پر چڑھا۔ (ترتیب القرآن ص ۱۱)  
 ثم استغنی عن الخلق یعنی پھر تخت پر جا بیٹھا۔

مولوی وحید الزمان نے حیدر آبادی نے اپنی کتاب درۃ المحدثین میں اس کے اسامیل  
 پر لکھا ہے کہ مشعل پر عطاء المحدث اس میں بھی اللہ تعالیٰ کے متفق لکھا ہے۔  
 عقیدہ: اللہ تعالیٰ جب آسمان و نیکی کی طرف نزول فرماتا ہے تو خورشید  
 قسملی اس سے خالی رہتا ہے۔ یہ قول زیادہ صحیح ہے۔ (درۃ المحدثین ص ۱۱)  
 دہلیوں کے مولوی محمد رفیع دہلوی اور مولوی علی الدین نے رقم طراز ہیں کہ  
 عقیدہ: اللہ عرش پر ہے۔ جس کو اس فرق اور استوار کی حقیقت اللہ کے

لے دیتا ہے کہ کتاب قادی کتب خانہ بیگمٹ سے ۵ روپے میں مل سکتی ہے۔

سوار کی کو مسطور ہیں۔ ہم اس پر ایمان لاتے ہیں۔ اور حقیقت اور تاویل سے  
 کچھ غرض نہیں رکھتے۔ (دکسترا لائق فی نظام النفس ص ۱۱) فقہ حنفیہ ص ۱۱  
 دہلیہ مجتہد کے مولوی عبد الجبار اسلمی آفت کو بھی لکھتے ہیں کہ  
 عقیدہ: خدا تعالیٰ کے عرش پر جسے کا مگر فرما ہے۔ (دکسترا علی العرش ص ۱۱)  
 عقیدہ: وہ صحیح بات تو یہ ہے کہ اللہ عزوجل بذات عرش عظیم پر مستوی  
 ہے۔ (برکات نبوی ص ۱) (دکسترا علی العرش ص ۱۱)  
 دہلیہ مجتہد کے مشہور آفت ان حضرت روزہ والا عقیدہ میں لکھا ہے کہ  
 عقیدہ: اللہ تعالیٰ کے عرش پر ہی قائم ہے۔ اور وہ صحبت طلب میں ہے۔  
 (الاقسام ص ۱۱) (دکسترا علی العرش ص ۱۱)

دہلیوں کے مولوی عبد الجبار اسلمی نے فتویٰ دیا ہے کہ  
 عقیدہ: خدا عزوجل جس کا صاحب عرش اور مستوی عرش عظیم بن جائے  
 حق اور صحیح ہے۔ (حیدر آبادی میں لکھا ہے کہ اس کا حکم جاری الی فی ص ۱۱)  
 عقیدہ: جماعت المحدث کا اعتقاد اور ایمان یہ ہے کہ اللہ عزوجل بذات  
 المنزہ تمام مخلوق سے آبی اور عرش عظیم پر مستوی ہے۔

حیدر آبادی میں لکھا ہے کہ اس کا حکم جاری الاول ص ۱۱  
 عقیدہ: اللہ تعالیٰ کے جو وصف اپنی ذات کے لئے فرمایا ہے  
 (جیسے عرش عظیم پر مستوی ہونا) جس نے کس کا انکار کیا وہ بھی  
 کافر ہوا۔ (فتاویٰ مستاریہ ص ۱۲)

مولوی حبیب الرحمن دہلوی کا ایک اور فرض ہے فتاویٰ مستاریہ میں موجود ہے۔ وہ  
 سوال و جواب دونوں درج کیے جاتے ہیں۔  
 عقیدہ: سوال:۔ زید نے کہا کہ اللہ پاک کہاں ہے؟ کہنے  
 جواب دیا کہ اللہ پاک عرش پر ہے۔ قرآن شریف میں فرمائی الہی برجل  
 ہے کہ ان یحیی الموتی من استغنی۔ زید نے کہا یہ بات

بالکل غلط ہے۔ اللہ میاں تو ہر جگہ موجود ہے۔ اس کا کوئی مکان نہیں  
 اس کی دلیل قرآن میں ہے کہ **هَلْ يَدْرِكُوهُ لَآ ذَاكَ وَالْاَلَمُ يَدْرِكُوهُ**  
**وَالْاَلَمُ يَدْرِكُوهُ** اللہ نے جو اسے دیکھا بھائی یہ معنی اس نے غلط  
 سمجھا ہے۔ یہ تو خدا کا نام ہے۔ جو ہر جگہ موجود ہے۔  
 جواب ۱۔ نیک قرآن میں بولے اور سراسر غلط و باطل ہے۔

اللہ تعالیٰ رب العزت کا عرش پرستی پر ثابت ہے۔ اسے  
 قرآنی لفظ **اسْتَوَى عَلَى الْعَرْشِ** میں ہر قرار پڑا اور ہر عرش کے  
 رب **الْوَسْطَى عَلَى الْعَرْشِ** اسْتَوَى وہ رحمان ہے اور ہر عرش  
 کے قرار پڑا اس نے۔ لفظ **اسْتَوَى** پر شرح ۲ مطبوعہ کراچی ۱

ناظرین کے کام آگاہ کرنا ہے اپنے مندرجہ بالا عقائد میں اللہ تعالیٰ کو کرسی اور  
 عرش منطوق کے برابر قرار دے کر اس کو محدود بنا دیا۔ حالانکہ رب کریم جل جلالہ لا محدود  
 ہے۔ نیز اللہ تعالیٰ کی شکل قرار دے دیا۔ جب کہ رب کریم جل جلالہ کا اعلان ہے۔  
**لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ** اس کی شکل کوئی چیز نہیں ہے۔

نیز حسب اللہ تعالیٰ عرش کے برابر ہے۔ اور اس پر بیٹھا ہے تو یہ اللہ تعالیٰ  
 عرش منطوق کا محتاج ہی ہوا۔ لیکن قرآن پاک فرماتا ہے کہ

**يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ عَالِمُ الْغُيُوبِ**۔ بے شک اللہ تعالیٰ تمام جہانوں سے  
 رب عالم

میاں پر استوار کا منہ تو ہر زمانہ ہے۔ قرار پڑا نہیں۔ تو یہ فرمانے سے ربیہ  
 کو یہ کہ شان خداوندی میں کوئی فرق نہیں آئے گا۔

## اللہ تعالیٰ کا محتاج ہے

دیوبندی اور غیر متعلقہ داعیوں کے امام اور مجتہد اعظم اپنے پیغمبر کے نزدیک تو

اللہ تعالیٰ کا محتاج ہے۔ جیسا کہ شیخ الاسلام غلام ربیع نے حجۃ الوداع میں فرمایا ہے  
 اللہ تعالیٰ کا محتاج ہے۔

مفسرہ اللہ تعالیٰ کی ذات ایسی ہی محتاج ہے جیسے کسی جود کا محتاج ہے۔  
 (معاذی اللہ عنہ) شیخ ذیل مطبوعہ مصر

اکابر دہلیہ نے یہ کہہ لیا ہے کہ اللہ تعالیٰ عرش پر بیٹھا ہے۔ اس سے یہ ثابت  
 ہو کہ اللہ تعالیٰ کو ملائے لئے اٹھائے رکھا ہے کیونکہ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے  
 فرمایا ہے

**يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ عَالِمُ الْغُيُوبِ** وہ ملائے ہوئے عرش اٹھائے ہیں۔ اور جو  
**وَالْوَسْطَى عَلَى الْعَرْشِ** اس کے گرد ہیں۔ اپنے رب کی تعریف

کے ساتھ اس کی پاکی کرتے ہیں۔  
 (پیش ۱۶)

و اب تک کے صفات اور قرآنی آیت دونوں کو سامنے رکھا جائے تو یہ دہلیہوں کے  
 یہ ملائے لئے اللہ تعالیٰ کے گرد بیٹھنے کے اور عرش کے اوجھ کے اٹھائے رکھا ہے۔ نیز  
 اس سے خداوند کریم کا محیط ہونا بھی لازم آتا ہے۔ کیونکہ رب کریم نے قرآن پاک

فرمایا ہے۔  
**يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ عَالِمُ الْغُيُوبِ** اور یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ

**يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ عَالِمُ الْغُيُوبِ** فرشتوں کو دیکھتے ہیں کہ عرش کے چوہرے  
 دیکھتے ہیں۔

یہ ساتھ ساتھ اس کے کہ یہ بیان کرتے ہیں۔  
 اس آیت سے ثابت ہوا کہ عرش منطوق کو ملائے ہوئے عرش میں۔ جب عرش منطوق کو

ملائے ہوئے عرش میں دیکھیں تو یہ اس کے گرد قرار پڑے۔ اور یہ قرار پڑے  
 اس کے گرد کہ یہ کوئی ملائے ہوئے عرش نہیں ہے۔ لہذا کی بنا پر رب تعالیٰ کو میں اٹھا

ہے۔ یہ سب کچھ کفر ہے۔

## اللہ تعالیٰ المجنم ہے!

شیخ الاسلام ابن حجر مکتبہ علیہ الرحمۃ نے مجدد الوابیہ ابن حنیہ کا عقیدہ یہ ہے کہ:

عقیدہ: قولہ بالجسمیۃ والجهلۃ وہ (ابن تیمیہ) اللہ تعالیٰ کا جسم اور حجت قرار دیا تھا۔ (فتاویٰ حدیثیہ مطبوعہ مصر)  
عقیدہ: اللہ تعالیٰ مرکب ہے۔ (افاضل حدیثیہ قتل)  
دلیلوں کے مولیٰ مجدد الوابیہ نے آفت کراچی لے لکھا ہے کہ:  
عقیدہ: دست خداوندی کا حقیقی دخل انسان کے ہر ناصیغ میں ہے!  
(دستار علی العرش ص ۲۸)

وہابیوں کے عقیدے اور محدث مولیٰ وحید الاناش جید آباد کے لکھے ہیں کہ:  
ولہ و تعالیٰ وجہ و عین و حد و کف و قبضۃ و اصابع و مساعد  
و ذراع و صدر و جنب و حق و قدم و رجل و ساق و کف  
کما تلیق بذاتہ المقدسہ (دبۃ الحدی ص ۱)

## اللہ تعالیٰ اپنی مثل پیدا کر سکتا ہے

وہابیہ نجدیہ کے غزالی خاندان کے چشم و چراغ اور روح رواں امام عبدالغفور زنی کے شاگرد اور وہابیوں کے شہرہ آفاق مصنف تاجی عبدالاحد خانپور سے لے اپنے فرقہ کے امام اور مولیٰ شاعر اللہ امیر تہریس کا عقیدہ لکھا ہے کہ:  
عقیدہ: رب تعالیٰ اپنی مثل پیدا کرتے ہوئے قادر ہے۔ (الغنیۃ المجاہدہ)  
تاجی عبدالاحد خانپور کے لے مزید لکھا ہے کہ:

مفسدہ: مولیٰ شاعر اللہ امیر تہریس اللہ عز و جل کی بزرادگی مثلیں قرار دیتا ہے۔  
(الغنیۃ المجاہدہ ص ۱)

## اللہ تعالیٰ مخلوق سے بائن نہیں ہے

مجدد الوابیہ مولیٰ شاعر اللہ امیر تہریس نے اپنے فرقہ کے محدث اور مجدد مولیٰ احمد حنیہ ثانیوں کا عقیدہ لکھا ہے کہ:  
عقیدہ: اللہ تعالیٰ مخلوق سے بائن نہیں ہے۔  
(اخبار الحدیث امیر تہریس ص ۳۰۰) (ابن ابی ولیم ص ۵۰)

## اللہ تعالیٰ کے حاضر و ناظر سے انکار

امام الوابیہ جبریتہ و جبریت کے فرستے ہے۔  
عقیدہ: خدا کو ہر جگہ نانا ہر جگہ نہ جبریتہ و جبریتہ فرقہ خدا کا باطل عقیدہ ہے۔  
فتاویٰ مستطابہ ص ۱۲

عقیدہ: اللہ تعالیٰ ذوالعرش اپنی ذات سے عرش مطلق پر تہری اور جبریت ہے۔ وہ ہر مکان میں اور ہر وقت میں ہے۔ بلکہ عرش بریل پر نام مخلوق سے الگ اور جدا ہے۔ (الاعظام لاہور ص ۲۰) (مہر شہادہ ص ۱۰)

دلیلوں کے امام مولیٰ عبدالستار دہلوی سے کسی نے سوال کیا کہ:  
میر سے ایک دوست کہتے ہیں کہ خدا ہر جگہ موجود ہے مگر میں کہتا ہوں کہ خدا ہر جگہ موجود نہیں ہے، اب آپ ہی بتائیے کہ کس کی بات صحیح ہے؟

دہلوی صاحب نے جواب دیا: یہ ہے:





## آخرت میں دیدار الہی کا انکار

دانتوں کے قاضی عبداللہ غانمہر سے لے لیا ہے کہ  
عقیدہ : آخرت میں دیدار باری تعالیٰ نہیں ہوگا (الفصلہ المباحذہ ص ۲)

## اللہ تعالیٰ کے علم غیب ذاتی کا انکار

امام ابو جہیم محمد بن اسماعیل طبرستان نے رب کریم جل جلالہ کے علم غیب ذاتی کا انکار ان الفاظ میں کیا ہے :  
عقیدہ : اسو س طرح غیب کا دریافت کرنا اپنے اختیار میں ہو کہ جب چاہے کر لیجئے ۔ اللہ صاحب ہی کی شان ہے ۔ (توقیۃ الایمان ص ۱۸۱) ابو جہیم دریافت کرے گا کیا ہے جس کو ذاتی علم پر وہ کسی سے دریافت نہیں کرتا ۔ دریافت کرنا دلالت کرتا ہے کہ اس کو ذاتی علم نہیں ہے ۔ اللہ کریم کے متعلق غیب کا دریافت کرنا عقیدہ رکھنا صحیحاً گھڑ ہے ۔ اور فرقان و حدیث سے مکمل ٹکنا نبیادت کو کہ ہے ۔ دیوبندیوں کے مولوی غلام خاں کے استاد مولوی حسین علی دانی پھر ان سے تو دیے ہی علم غیب کا انکار ان الفاظ میں کیا ہے ۔

## اللہ تعالیٰ کو انسانوں کے کاموں کی پہلے پھر خبر نہیں

عقیدہ : اور انسان خود بخود ہے ۔ اپنے کیں یا نہ کریں اور اللہ کو پہلے اس سے کوئی علم بھی نہیں کہ کیا کریں گے ۔ بلکہ اللہ کو ان کے کرنے کے بعد معلوم ہوگا (تلفیظ الجبران ص ۱۵۸) مولوی حسین علی اسد ز مولوی غلام خان

مولانا محمد امجد الحسنی نے بھی قرآنی آیت کا تکرار کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے علم

اللہ : اَنۡ تَعْلَمَ خُذُوا الْجَنَّةَ ۝۵  
اللہ : اَلَاۤ اِنَّ الَّذِیۡنَ جَاهِلُوۡا  
لَهُۥ مَعْلَمَۃً الْمُنۡظِرِیۡنَ ۝۶  
دانتوں کو ۔ (ص ۲۴۷)

دیوبندیوں کے مولوی فتح محمد جالندھری نے ترجمہ کیا ہے کہ :  
"تم یہ تم پر کیجئے کہ جو آگیا جس سے بہشت میں جاؤ اہل ہو گے ۔ (واللہ اعلم)  
اسی خدا کے تمہیں سے جہاد کرنے والوں کو تو بھی طرح معلوم کر ہی نہیں  
اور یہ مقصود ہے کہ وہ ثابت قدم رہیں ۔ (واللہ اعلم) کرے ۔ میرے  
معاذ خیرات ۔ امام المہشت حضرت فاضل دیوبند علیہ الرحمۃ نے جہاد ایمان افراد  
ترجمہ کیا ہے وہ یہ ہے ۔

سب سے پہلے میں کہ نہت میں پہلے جاؤ گے اور ابھی اللہ نے تمہارے غائبوں  
کو مطلع کر دیا اور نہ سب کو ان کی آگاہی کی ۔

حضرت مولانا علی قاری علیہ الرحمۃ تحریر فرماتے ہیں :

مَنْ اَعْتَدَ اَنْ اَللّٰهُ لَا یَعْلَمُ اِلَّا  
قَبْلَ وُقُوعِهَا فَهَؤُلَاءِ مَكَاۡبِرُ  
اِنَّ عَدُوَّائِهِ مِنْ اَهْلِ الْاَبَدِیَّةِ  
مفسرین فقہاء کہہ رہے ہیں :  
جس شخص کا یہ اعتقاد ہو کہ اللہ تعالیٰ سے کسی  
چیز کو اس کے واقع ہونے سے پہلے  
نہیں جانتا وہ کافر ہے ۔ اگرچہ اس کا  
قائل اہل بدعت سے شمار کیا گیا ہو ۔

## اللہ تعالیٰ مجھ کو اپنے والد ہے

دیوبندیوں کے شیخ محمد الحسنی نے اللہ تعالیٰ کو بھولا بیٹے والا اور اللہ تعالیٰ

سے مہول سرد ہونا قرآنی آیت کا ترجمہ کرتے ہوئے کیجیے۔

قَدْ وَفَّى بِإِتْمَانِهِمْ لِقَاءَ رَبِّكَ سَوَابٌ مِّمَّا يَنْجَلُوا رِجَالًا

ہذا (۱۵)

موسیٰ اور فرعون علیٰ تفاوت میں یہ کہ جس نے مہول سرد ہونا دیکھا ہو۔

”تو اب اس کا ترجمہ کرنا ہے کہ اس نے مہول سرد ہونا دیکھا ہے۔“

”تو اب اس کا ترجمہ کرنا ہے کہ اس نے مہول سرد ہونا دیکھا ہے۔“

یہ بدیہی کے سرکاری فتح خدا جاننے والے نے ترجمہ کیا ہے کہ:

”سوا اب آگ کے اور سے چکھو اس لیے کہ تم نے اس دن کے آگ کو جھلا رکھا۔“

تو اب یہ بھی تمہیں معلوم ہوں گے۔“

یہ سب علم حضرت امام اہلسنت احمد دین دولت مرزا شاہ احمد رضا خاں بریلوی علیہ الرحمہ کا ترجمہ غلط فہمی کا رکھنا کہ اس نے ایسا ہے۔

”اب چکھو کہ اس کا ترجمہ ہے کہ اس دن کا ماضی بھولے تھے۔ ہم نے تمہیں

چھوڑ دیا۔“

یہ بدیہی کے سرکاری احمد دین نے دوسرے مقام پر اس آیت کا ترجمہ اس طرح کیا ہے۔

تَسْوَا اللَّهُ فَتَكُونُ كَمَا تَكُونُ ۱۵ مہول گئے اللہ کو سوا ہو کر رہا گیا کہ۔

موسیٰ فتح تو جانتے تھے وہ بدیہی نے ترجمہ کیا ہے کہ۔

”انہوں نے خدا کو جھلا دیا۔ تو خدا نے ان کو جھلا دیا۔“

خود دیکھا ماضی امام اہلسنت شاہ احمد رضا خاں بریلوی علیہ الرحمہ نے اس کا ترجمہ یہ

کیا ہے۔

”وہ اللہ کو چھوڑ بیٹھے تو اللہ نے انہیں چھوڑ دیا۔“

یہ بدیہیوں کے سرکاری احمد دین نے شرف علی عثمانی کو سوا افضل کہاں اور جھلا دیا۔  
نبیل کے اعقاب سے غلط کرتے تھے۔ حیات اشرف علیہ (فقیر غنی اللہ تعالیٰ فرما دیا)

## اللہ تعالیٰ دعا دینے والا ہے

یہ بدیہیوں کے سرکاری احمد دین نے قرآن پاک کی آیت کا ترجمہ کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کو غافل قرار دیا ہے۔

اللَّهُ يَتَذَكَّرُ فِي نَفْسِهِ اللَّهُ يَتَذَكَّرُ فِي نَفْسِهِ

ہذا (۱۷)

## اللہ تعالیٰ دھوکہ میں رکھنے والا ہے

یہ بدیہیوں کے سرکاری احمد دین نے اس آیت کا ترجمہ کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کو غافل قرار دیا ہے۔

”یہ بدیہیوں کے سرکاری احمد دین نے اس آیت کا ترجمہ کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کو غافل قرار دیا ہے۔“

”یہ بدیہیوں کے سرکاری احمد دین نے اس آیت کا ترجمہ کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کو غافل قرار دیا ہے۔“

یہ بدیہیوں کے سرکاری احمد دین نے اس آیت کا ترجمہ کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کو غافل قرار دیا ہے۔

”یہ بدیہیوں کے سرکاری احمد دین نے اس آیت کا ترجمہ کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کو غافل قرار دیا ہے۔“

کیا دھوکا دیں گے، وہ انہیں دھوکہ میں رکھنے والا ہے۔“

## اللہ تعالیٰ مذاق کرتا ہے

یہ بدیہیوں کے سرکاری احمد دین نے اس آیت کا ترجمہ کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کو غافل قرار دیا ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ

و تعظیم الشان (۲)

اعظم حضرت خلیفۃ المسیح (۱) اہلسنت مجدد دین و ملت مولانا شاہ احمد رضا خاں بریلوی مدظلہ العالی سے اس کا ترجمہ اس وقت سے کیا ہے۔ برٹش انڈیا سے کیا ہے۔ اور وہ یہ ہے۔  
بے شک مافیہ کو گمان میں اس کا ترجمہ کیا ہے۔ میں اور وہی انہیں مافیہ کر کے لائے گا۔

## اللہ تعالیٰ داؤ باز ہے

دو ہندوؤں کے نام سوری محمد حسن نے اللہ تعالیٰ کو داؤ بازی کھیلوایا ہے۔  
ذَیْکُمْ وَ ذَیْکُمْ اَللّٰهُ مَا اَللّٰهُ  
حَکِیْمٌ اَللّٰهُ کَرِیْمٌ (۱۱۸ ع ۱۱۸) تھا۔ اور اللہ کا داؤ سب سے بہتر ہے۔  
میرے اعلیٰ حضرت شامل بریلوی علیہ الرحمۃ نے اس بیت کا ترجمہ ایسا کیا ہے۔ وہ  
شان جو بیت کو بیان کرتا ہے۔ اور وہ اچھا نکھو کرتے تھے۔ اور انسانی خفیہ تدبیر فرماتا تھا۔  
اور اللہ کی خفیہ تدبیر سب سے بہتر ہے۔

## اللہ تعالیٰ چالباز ہے

جامعہ اسلامی کے بانی سوری محمد دی نے اس آیت شریفہ کا ترجمہ کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ  
کو چالباز قرار دیا ہے۔ وہ ترجمہ یہ ہے۔

اور اللہ اپنی چال میں دانا تھا۔ اور اللہ سب سے بہتر چال چیتے والا ہے۔

(تقریب القرآن ص ۱۸ ع ۱۸)

دو ہندوؤں کے سوری فرخ محمد میاں مدظلہ نے اس آیت کا ترجمہ ایسا کیا ہے کہ:

”اور صرف وہ چال میں رہے تھے اور وہ اس خدا چال میں رہا تھا۔ اور

خدا سب سے بہتر چال چیتے والا ہے۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا تَحْكُمُ اُن سے کواشاہ اپنی چال میں تم سے زیادہ

اچھا ہے۔

اور ایشواہ ممکن اللہ تعالیٰ فلا بنا خوف کیا یہ لوگ اللہ کی چال سے بے خوف ہیں؟

مَنْ اَللّٰهُ اِلَّا الْقُوَّةُ الْمُنِیْبُ دُنْ حالہ اللہ کی چال سے دہی قوم بے خوف

و تقریب القرآن ص ۱۲ ع ۱۲

تقریبات میں مورد ذکر صاحب نے ترجمہ کیا ہے۔

”اور کیا وہ اللہ کی چال سے بے خوف ہو گئے ہیں۔ اور اللہ کی چال سے تو دہی

لوگ بے خوف ہو گئے ہیں جن کو برباد ہو گیا ہے۔“ (تقریب القرآن ص ۱۲ ع ۱۲)

## اللہ تعالیٰ مکار ہے

ابراہیم بن سوری ہما علیہ وسلم قلیل نے اس آیت کو تب تقویۃ الامان میں لکھا تھا  
کو نکھو کر لے والا نکھو کھدیا ہے۔ اور لوگوں کو اللہ کے حکم سے ڈرایا ہے۔ وہ مکار  
ہے۔

”اور اللہ کے حکم سے ڈرایا جاتا ہے۔“ (تقریب القرآن ص ۱۲ ع ۱۲)

## بُری وقت میں پہنچنا اللہ کی شان ہے

امام ابو حامد محمد بن اسماعیل مدظلہ نے مزید لکھا ہے۔

”قیسہ: بُری وقت میں پہنچنا یہ سب اللہ کی شان ہے۔“ (تقریب الامان ص ۱۲)

## خدا تعالیٰ جس صورت میں چاہے ظاہر ہو سکتا ہے

وہابیوں کے مولوی وحید الزمان نے سید آقا دوست نے اللہ تعالیٰ کے متعلق لکھا ہے کہ  
 قَدْ اَشْفَقْتُ مِنْ رُفِیِّ اَنْیَّ صُورَةٍ شَتَا  
 اللہ تعالیٰ جس صورت میں چاہے ظہور فرماتا ہے۔

(مذہب احمدی شریعہ مطبوعہ دہلی)

وہابیہ نجدیہ کے اس عقیدہ کی دوسری شکل خدا تعالیٰ کا نہ ہونے کی صورت میں بھی  
 ظاہر ہو سکتا ہے۔ پھر وہابیوں کے نزدیک کفار کا گناہ ہے کہ وہ جہنم میں توجیب ہوئی۔

## اللہ تعالیٰ فاعل مختار نہیں!

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے وہابیوں اور غیر مقلد وہابیوں کے  
 ایمان اور توحید پر ایسے تحریر کیا عقیدہ لکھا ہے کہ  
 عقیدہ ۱: اللہ تعالیٰ فاعل مختار نہیں۔ (فناوی مدنیہ ص ۱۵۸)

## خدا تعالیٰ جھوٹ بول سکتا ہے!

وہابیوں اور غیر مقلدوں کے مذہب کو امام اور مجدد اسماعیل دہلوی قتل خدا تعالیٰ  
 کے جھوٹ بول سکتے ہیں۔ زور شور سے قائل ہیں۔ چنانچہ اس نے لکھا ہے۔  
 عقیدہ ۲: پس ملائکہ کو کذب مذکور محال سمجھئے مسطورہ خدا تعالیٰ قلمہ بلا لازم  
 آید کہ قدرت الہی ذات اقدس قدرت ربانی باشد۔  
 پس ہم بتیں تسلیم کرتے کہ اللہ تعالیٰ کا جھوٹ محال بالذات ہو۔ وہ نہ لازم

ہے کہ انسانی قدرت رب تعالیٰ کی قدرت سے ذاتہ ہوتا ہے گی۔  
 (رسالہ یکروزہ فارسی مطبوعہ کشان)

عقیدہ ۳: عدم کذب را از کمالات حضرت حق سبحانہ شائد وادراحتاً نہ  
 آید صریحاً مسکتہ بظلمات اخیر و جادو کر انشا از کسی عدم کذب مدعی  
 کند و نیز ظاہرست کہ صفت کمال نہیں است کہ شخص خدا تعالیٰ کو کذب  
 کا ذمہ داری وادربارہائے مصلحت وحقائق حکمت پر منہ از  
 شرب کذاب بتکلم بکلام کا ذمہ داری نہاید یہاں شخص مدعی میگردان  
 کہ کسی زبان او ذات ربانہ یا برگاہ ارادہ حکم بکلام کا ذمہ داری  
 آواز او بند میگردانے دیگر ذہن او را بندی نہاید ایں انخاص نزد عقل  
 قابل مدح نیستند۔

جھوٹ نہ بولنے کہ اللہ تعالیٰ کے کمالات سے جگتے ہیں۔ اس سے  
 اس کی طرح کرتے ہیں بظلمات گوشت اور پتھر کے ان کو کوئی عدم کذب  
 کے ساتھ مدح نہیں کرتا۔ ظاہر ہے کہ یہ بھی صفت کمال ہی ہے کہ  
 کذب پر قدرت ہوتے ہوئے بظلمت مصلحت اس کی آلائش سے  
 بچنے کے لیے جھوٹ بات نہ بولے۔ وہی شخص قابل تعریف ہوتا ہے  
 بظلمات اس کے جس کی زبان ذات ہو گئی ہو۔ یا جب بھی جھوٹ بات  
 بولنے کا ارادہ کرے۔ اس کی آواز بند ہو جاسے یا کوئی اس کا منہ بند  
 کر دے۔ یہ لوگ عقلمندوں کے نزدیک قابل تعریف نہیں ہیں۔

(یکروزہ مذہب مطبوعہ کشان)

وہابیوں کے مولوی شاد اللہ قریشی نے بھی لکھا ہے۔

عقیدہ ۱: اللہ تعالیٰ جھوٹ بولنے پر قادر ہے کہ ایمان ایمان ہے۔

راخا ما یجھوٹ اور کذب ۲۲ اگست ۱۹۱۸ء

عقیدہ ۲: امکان کذب باری کفر میں ہے۔ (شیخ توحید و کلام)

دیوبندوں کے بہت بڑے بڑے مشائخ و علمائے دین نے اس عقیدے کو مسترد کیا ہے۔ لیکن بعض لوگ اس عقیدے کو مسترد نہیں کرتے۔ ان لوگوں کو یہ معلوم کرنا چاہیے کہ اس عقیدے کا تعلق کلام الہی میں ہے۔ اس کے خلاف ہر وہ قادر ہے۔ مگر باطنیہ و نوادس کو نہ کرے گا۔ یہ عقیدہ ہندو کا ہے۔ (فتاویٰ بریلوی ص ۱۷۷ ج ۱ مطبوعہ دہلی)

تاریخیں کلام اور کلام و باطنیہ کے اہم اور مذہب و مکتبہ کے لئے ہیں۔ یہی سے قدرت الہیہ کو کلام اور جبروت جیسے محبوب اور ناپاک الفاظ سے تعبیر کیا ہے کیا کسی مسلمان کی ایمانی حقیقت یہ کہنے یا سننے کی تلب و تلمیح سے کہ اللہ تعالیٰ جبروت برآوردہ نہیں مگر برآوردہ کیا ہے؟ ہاں دیوبندیوں کے قلب و فکر میں نے اپنا عقیدہ واضح الفاظ میں لکھا ہے۔

جبروت اور بے شرم دنیا میں دیکھے ہیں مگر

سب پر ہفت لے گئی ہے بے حیائی آپ کی

یہ عقیدہ معتزلہ کا ہے جیسا کہ مخالف تاریخ محدث رحمۃ اللہ القوی نے بیان فرمایا ہے۔

اِنَّهُ لَا يُدْعَىٰ بِالْقُدْرَةِ ۚ وَاللّٰهُ تَعَالٰی بِالْقُدْرَةِ عَلٰی كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۚ  
 عَلٰی كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۚ اِنَّ الْخَلْقَ لَا يَدْرُوْنَ  
 فَتَحْتَ الْقُدْرَةَ ۚ فَتَحْتَ الْقُدْرَةَ ۚ فَتَحْتَ الْقُدْرَةَ ۚ فَتَحْتَ الْقُدْرَةَ ۚ فَتَحْتَ الْقُدْرَةَ ۚ  
 اِنَّهُ يَفْعَلُ مَا يَشَاءُ ۚ اِنَّهُ يَفْعَلُ مَا يَشَاءُ ۚ اِنَّهُ يَفْعَلُ مَا يَشَاءُ ۚ اِنَّهُ يَفْعَلُ مَا يَشَاءُ ۚ اِنَّهُ يَفْعَلُ مَا يَشَاءُ ۚ

اُمی جو بڑے افعال کرتے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کی جیسا کہ

دیوبندیوں کے شیخ احمد رشتیہ لکھنؤ کے شاگرد اور دیوبندی مولانا محمد الحسن نے لکھا ہے کہ:

عقیدہ افعال قیصریت و برابری قائل ہیں۔ (المجلد المثل ص ۱۷۷ ج ۱)

دیوبندیوں کے شیخ کے اس عقیدہ کی بنا پر اللہ تعالیٰ زمانہ جو دیوبندی شریعت خوری

اور افعال قیصریت اور بے شرم دنیا میں دیکھے ہیں۔ (المجلد المثل ص ۱۷۷ ج ۱)

دیوبندیوں کے شیخ احمد رشتیہ لکھنؤ کے شاگرد اور دیوبندی مولانا محمد الحسن نے لکھا ہے کہ:

عقیدہ افعال قیصریت و برابری قائل ہیں۔ (المجلد المثل ص ۱۷۷ ج ۱)

دیوبندیوں کے شیخ احمد رشتیہ لکھنؤ کے شاگرد اور دیوبندی مولانا محمد الحسن نے لکھا ہے کہ:

عقیدہ افعال قیصریت و برابری قائل ہیں۔ (المجلد المثل ص ۱۷۷ ج ۱)

دیوبندیوں کے شیخ احمد رشتیہ لکھنؤ کے شاگرد اور دیوبندی مولانا محمد الحسن نے لکھا ہے کہ:

عقیدہ افعال قیصریت و برابری قائل ہیں۔ (المجلد المثل ص ۱۷۷ ج ۱)

لَا تَقْعُدُوا عَنْ صَلَاةِ رَبِّكُمْ وَتَذَكَّرُوا فِيهَا  
 اے ایمان رکھنے والے! تم اپنے رب کی نماز سے غافل نہ رہو اور اس میں یاد دہانی کرو۔

پس لازم ہے کہ اس پر کذب و عیب کا الزام نہ ہو مگر ذکر کیا جائے کہ اس کا  
 خیر میں واقع ہو، کیونکہ یہ ذات باری میں نقص ہے اور اللہ تعالیٰ پر محال ہے۔  
 علامہ شریعتی علیہ الرحمۃ نے اسی تفسیر سراج المبین میں فرمایا ہے۔

قَوْلُهُ تَذَكَّرُوا فِيهَا يَخْتَلِفُ اللَّهُ مَعَهُ ذِكْرُهُ لَيْلًا نَهْلًا أَوْ الْخَلْقَ  
 فِي حَتَبِ اللَّهِ عَالٍ. اللہ تعالیٰ پر غافل و عیب محال ہے۔

(تفسیر سراج المبین ص ۱۲)

ایام فخر العرس وازدواج علیہ الرحمۃ سے تحریر فرمایا ہے۔

مِنْ صِفَاتِهِ كَيْفَ اللَّهُ صِدْقًا وَالدِّينُ عَلَيْهِ الْكَذِبُ نَعْفُ  
 وَ النِّقَمُ عَلَى اللَّهِ عَالٍ.

پس بولنا اللہ تعالیٰ کی صفات میں سے ہے اس کی دلیل یہ ہے کہ  
 صیحت بولنا اللہ تعالیٰ کی ذات پر نقص ہے۔ اور اللہ تعالیٰ میں نفس نفی  
 محال ہے۔ (تفسیر کبیر ص ۱۴ جلد ۳)

ایام فخر العرس وازدواج علیہ الرحمۃ اللہ الباری سے قرواطح الفاظ میں فتوے صادر  
 فرمایا ہے۔

لَا أَنْ الْوُفُونَ لَا يَجُودُونَ يَطْلُقُ  
 بِاللَّهِ الْكَذِبُ بَلْ يَجُودُ بِدَلَالَةِ  
 عَيْنِ الْخَلْقِ تَعَالَى. (تفسیر کبیر ص ۵)

تفسیر باب التاویل میں ہے۔  
 لَا أَحَدٌ أَحَدٌ فِي مَعْنَى اللَّهِ قَائِلًا  
 لَا يَخْلُقُ الْمَعَادَ وَلَا يَجُودُ عَلَيْهِ  
 الْكَذِبُ. و تفسیر باب التاویل ص ۱۱

اللہ تعالیٰ سے طرح طرح کی باتیں وہ  
 وعدہ خلافی نہیں کرتا اور اس کا کذب  
 ممکن نہیں ہے۔

تفسیر ابو العزیز میں ہے۔  
 الْكَذِبُ عَالٍ عَلَيْهِ مَبْهُوتَةٌ دُونَ  
 اے کذاب! اللہ تعالیٰ پر غافل و عیب محال ہے۔

علامہ عین الدین کا شیخ علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔

«مَنْ أَحَدٌ فِي مَعْنَى اللَّهِ حَقٌّ أَوْ زَعْمٌ تَعَالَى يَمِينُ نَيْسَتِ  
 دے راست تحریر سے تراویح و حجت قرول و وعدہ یعنی کذاب راہ و سنی  
 وعدہ سنی راہ نیست و نیز کہ آن نقص ست و ندائے از نقص  
 تفسیر ص ۱۲»

علامہ علی بن محمد الحافظی علیہ الرحمۃ تحریر فرماتے ہیں۔

دَرْ أَحَدٌ أَحَدٌ فِي مَعْنَى اللَّهِ قَائِلًا لَا يَخْلُقُ الْمَعَادَ وَلَا  
 يَجُودُ عَلَيْهِ الْكَذِبُ. (تفسیر طائون ص ۱۱ ج ۳)

علامہ شریعتی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں،

«لَا أَحَدٌ أَحَدٌ فِي مَعْنَى اللَّهِ قَائِلًا لَا يَخْلُقُ الْمَعَادَ وَلَا  
 يَجُودُ عَلَيْهِ الْكَذِبُ عَلَيْهِ لَيْسَتِ بِمَعْنَى» (تفسیر مدارک)

خیر شریعتی کے نو اب صدیق حسن مہر الوکست نے بھی کذب اور صیحت کو  
 اور صامت و سیر میں شمار کیا ہے۔ چنانچہ لکھتے ہیں کہ

«وَمَنْ كَيْفَ كَيْفَ صِفَاتِ صِفَاتِ صِفَاتِ صِفَاتِ صِفَاتِ  
 وَ سِرِّ صِفَاتِ صِفَاتِ صِفَاتِ صِفَاتِ صِفَاتِ  
 وَ سِرِّ صِفَاتِ صِفَاتِ صِفَاتِ صِفَاتِ صِفَاتِ» (تفسیر مدارک)

وہاں کہہ رہی ہیں وحید الزمان حیدر آبادی نے لکھا ہے کہ  
 «وَمَنْ كَيْفَ كَيْفَ صِفَاتِ صِفَاتِ صِفَاتِ صِفَاتِ صِفَاتِ  
 وَ سِرِّ صِفَاتِ صِفَاتِ صِفَاتِ صِفَاتِ صِفَاتِ» (تفسیر مدارک)

اللہ پر صیحت باندھے۔ (تفسیر الباری ص ۱۲ ج ۳)  
 علامہ خیر کرام، مستدرجہ بالا اسلاف اور اکابر دہلیہ کے عالما جانتے سے

وآخر میں افسوس ہے کہ جبریت، غلبتِ دانش اور بعض اوصافِ ضمیر میں سے  
ہے۔ اور افسوس کہ یہ پھوٹے گا الزام دگانے والا ٹھکانہ ہے۔ اور افسوس کہ اس میں  
عقیدتِ نقص اور اوصافِ ضمیر کا یہ سلسلہ تسلسلہ کی مسماں کو گھرا رہا نہیں۔  
کیونکہ افسوس کہ ذاتِ ہر شے کے عقیدتِ نقص اور اوصافِ ضمیر سے پاک ہے۔  
تیسرے نزدیک ہوا کلابِ اہلِ ممکن  
تھو چھو چھٹا لگا کی پھٹکار یہ دہمتِ تیر کی  
کہ کلابِ کھانوے افسادِ دھوا  
وہابیوں کے مودی عاشقِ اللہ بیرونی نے بھی مودی محمود الحسن نے کھاقیہ را  
کھاسے کہ

اللہ تعالیٰ سے پوری و شریعتی ہو سکتی ہے

چاہی و شراب بخوری و جل و ظلم سے معاوضہ کم نہیں ہے۔ اسی سے کہو کہ معلوم ہوتا ہے کہ کلام و مستحکم کے نزدیک خدا کی قدرت بڑھ سے بڑھتا ہوتا ہے و نہیں خدا کا یہ کیا ہے کہ اہل کلام سے جو عقیدہ والا کھدا ہے وہ مقدور اللہ ہے۔ و نزدیک تحلیل و حساب و تفکر نہیں ہے۔ اہل کلام و دہان کے سوری اسماعیل بن ابرہی قبیل نے جیسے یہ کھدا ہے کہ اللہ تعالیٰ اگر محض کمال ہل سکے۔ تو انسان کی قدرت بے نقاس کے ان کی قدرت سے زیادہ ہو جائے گی کہ یہ کہ وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اس طرح دہان کے اہل کلام اپنے حرم نے بھی اپنی کتاب اصل و اصل میں یہ کفر یہ عقیدہ کھدا ہے کہ:

اِنَّهُ تَعَالٰی قَادِرٌ اَنْ يَخْلُقَ وَ لَدُنَّ  
اَوْ لَوْ تَشَاءُ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ  
عَلَامُ غُيُوبٍ مَا يَشَاءُ لِيْلَ الرَّحْمٰتِ مِمَّا كَانُوْا كَتَبَتْ  
اَلْوَحْيَ اَسْمَاعِيْلُ يٰ اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اَلَا يَعْلَمُ جَوَابَ عَالَمِ

اس دعویٰ کو اپنی جہت سے ایک جہت سے دیکھتے  
کیونکہ غافل ہو اس طرف سے نہ پرکھا گیا  
تو جہتیں لازم آتی ہیں جو کسی کے جسم و  
جسمان میں بھی نہ رہا ہوں۔ اور اس کا دھرم  
یکس طرف گیا۔ جو تو جب ہو کہ قصد و  
قدرت کی طرف سے ہو۔ اور جواب یہ  
وجہ سے کہ حال غرضی تعلق قدرت کی  
تائید نہیں رکھتا۔ تو اس سے کسی غافل  
کو غور کا دھرم نہیں گزرے گا۔

ابعد ان ان ملازمہ نے طبیعی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔

یہ تو میرا فاسد کہہ کر اٹھا تو اس نے کہا کہ اس کا  
 نامور ہے اور اس نے میری اور میری کا  
 باعث ہو گیا میں اس کے ساتھ نہ رہا میں نے  
 نہ اس کا کام نہ اس کی نشان.

اس کے بعد ایسے عقائد و منظریات کی تعلیم دینے کا انکشاف کرنے ہوئے فرماتے

وَفِي هَٰذَا الْبَابِ حَزْمٌ هَدْيَاكُ  
الْبَطْلَانِ لَيْسَ لَهُ قُدْوَةٌ وَ  
الْبَطْلَانِ لَيْسَ لَهُ قُدْوَةٌ

مسئلہ قدرت میں اپنے حرم سے دو  
بہنیں ایک بات کھلی اطلال داتع ہوئی جس  
میں اُس کا پیشوا اور رئیس گروہی کے سردار  
ایکس کے سوا کوئی نہیں

ان عقائد میں اللہ تعالیٰ کے لیے تعویذ و طعنے قبیح اور گندہ عیب کی نسبت کرنے اور اس کا امکان ثابت کرنے پر ہی اور کفار نہیں بلکہ تمام صفات کمالہ کے خلاف کا منکر اور کج فہم موزا وصف کمال دہنے کے لیے تعویذ کر دیا۔ قرآن کریم میں

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي هَدَانَا لِهٰذَا وَمَا كُنَّا لِنَكُونَنَّ لَهُ شُكْرًا  
ہوگی جو کہ خداوند اللہ تعالیٰ نے کی موت ممکن ہو۔

اللہ تعالیٰ عظیم ہے۔ ان گناہوں کے نزدیک اس کا عالم ہونا جب ہی ممکن  
محال ہوگا جب کہ اس کا جاتی چنانہ ممکن ہو۔

اللہ تعالیٰ ماکہ ہے۔ گمراہ و بدعتوں کے نزدیک اللہ تعالیٰ کا ماکہ  
جب ہی ممکن ہوگا جبکہ اس کا ماکہ نہ ہونا بھی ممکن ہو۔

مکابر و باہیسے یہ عقیدہ گمراہ و فاسد ہے لیا ہے۔ امام قزلباشی راجح ہے  
نے اپنی تفسیر میں مکتولہ کا عقیدہ لکھا ہے۔

قَالَتِ الْمَغْشِيَّةُ لَا تَدْرِي مَا تَقُولُ  
عَلَا أَتَدْرِي قَادِرٌ عَلَى الْغَلْبِ لَا تَدْرِي  
قَدْ خَلَقَ بِتَرْكِهِ وَمَنْ تَحْتَهُ بِهَيْبَتِهِ

فَعَلِمْ قَتْمٌ لَمْ يَلِمْ مِنْهُ ذَا الْبَلَدِ  
الْمُتَخَذِ إِلَّا إِذَا كَانَ هُوَ قَادِرٌ  
عَلَيْهِ أَلَا تَقُولُ إِنَّا الْوَقْتُ لَا يَلِمْ

مِنْهُ أَنْ يَحْكُمَ بِأَنَّهُ لَا يَذْهَبُ  
فِي الْيَوْمِ إِلَى الْمَدِينَةِ

تاکیر سے کلام اور کلاموں کا عقیدہ معتزلہ کے عقیدہ کے عین مطابق ہے فرق  
میں اس قدر ہے کہ سیدین معتزلہ نے ظلم کو تحت قدرت بتایا ہے۔ اور وہ اپنے سے

کذب کو دونوں اللہ تعالیٰ کے لیے عیب اور نقص ثابت کر رہے ہیں۔

امام قزلباشی راجح علی الرحمۃ نے ان کے قول فاسد کا رد اس طرح فرمایا ہے۔

الْجَوَابُ أَنَّهُ تَعَالَى جَدُّهُ لَا تَدْرِي  
لَا تَخْذُ وَبَسْتَهُ وَلَا تَدْرِي

ہو اس پر یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی یہ مدح  
کی جاتی ہے کہ وہ ادھم اور بڑے پاک

ہے اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ ادھم  
اور بڑے پاک کے لیے ممکن ہو جاتے اور

اللہ تعالیٰ کی یہ بھی مدح کی جاتی ہے کہ  
الہیاء اس کا اور اس میں گناہیں اور معتزلہ

کے نزدیک بھی یہ اس پر دلالت نہیں کرتا  
مگر اس کے لیے اور اس کا الہیاء ممکن ہے۔

پھر یہ کہ معتزلہ کا عقیدہ اور معتزلہ کا عقیدہ میں موازنہ کیا جائے تو دونوں

میں ثابت ہوئے ہیں۔ فرق صرف اس قدر ہے کہ سیدین معتزلہ نے ظلم کو تحت  
قدرت کہا ہے۔ اور وہ دونوں کے کذب اور جھوٹ اور خلاف وعدہ کہا۔ دونوں

اللہ تعالیٰ کے لیے عیب اور نقص اور قیامت ثابت کر رہے ہیں۔

انگریزوں اور یونانیوں کے آئینہ کی عبادت اور نظریات سے یہ بھی لازم آتا کہ اللہ

تعالیٰ علیٰ عبادہ اپنی اولاد پسند کرے۔ دنیا چوری اور تمام گرسے افعال ختم کرے

شراب پیئے۔ قمار بازی وغیرہ پر قادر ہے۔ کیونکہ جب انسان ان تمام افعال قبیلہ

کے کرتے پر قادر ہے تو خدا کیوں قادر نہ ہو کہ ان کو قبول و لایہ اگر قادر نہ سمجھا جائے

و ثابت ہوگا کہ انسان کی قدرت و تہذیب کریم کی قدرت سے زیادہ ہے۔

## خدا تعالیٰ کی قبر اور اس پر شامیانے

یہ بڑی اور شریعت و باہیوں کے عقیدہ و اصول سے ٹکراتی ہے۔ بعض نے تو اللہ تعالیٰ

اور اس پر شامیانے میں ثابت کر دیئے ہیں کیونکہ جس نے لکھا ہے کہ

ہو کہ قبر کو پسند کرے۔ جو عقل بلائے کسی پر شامیانہ کفر اس کے

..... ہر اس پر شامیانہ ثابت ہوتا ہے۔ (تقدیر الامامین ص ۱۸)

انگریزوں کو یہ اصول ملے ہوئے تھا کہ قبیلہ کے لوگوں کی قبروں کو پسند دینا ہر عقل سے محال ہے۔



اور شامیا بکھٹا کر لے کر شکر قرار دیا ہے۔ اور شکر کی تعریف خود ہی اسی کتاب  
تقریر الامانیات میں جو خود اسی نے لکھی ہے وہ یہ ہے کہ

”جو چیز چلتی اور نہ لپٹنے والے خاص کی ہیں اور اپنے بدن کے فخر  
نفس کی زندگی بھرتی ہیں۔ وہ چیزیں اور کسی کے واسطے کرنی؟ تقریر الامانیات  
کیا وہ بڑی ہے اپنے خدا کے لیے کوئی فخر جو بڑا کر لے جس کو پسند دینا اور اس  
مرحیل جیسا اور شامیا بکھٹا کر خدا تعالیٰ نے اپنے لیے خاص کیا ہو اور اپنے بدن  
پر نشان بڈی بھرتا رہا ہو وہ خدا کو قسم مانتے ہیں۔ جن پر سر پہل جیسا اور شامیا بکھٹا کر بڈی  
بڈی ہے۔ اور یہ نشان بڈی اور بڈی بھرتی ہے جس تیر تھ میں جا کر ادا کرتے ہیں۔ یہ سچے  
کی نظر میں خدا کی عظمت و شان والی بات ہے“

## اللہ تعالیٰ نے ہر نبی سے خود غلطیاں کراتی ہیں

مردی صاحب اپنی کتاب تصنیفات میں اللہ تعالیٰ اور انبیاء عظام کی شان بڈی  
میں گستاخی کی بشارت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ

”ان حضرات نے شاید اس قدر غرور نہیں کیا کہ حضرت دراصل انبیاء کے  
کوارم ذات سے نہیں رہے بلکہ اللہ تعالیٰ نے ان کو منصب نبوت کی ذمہ  
داریاں صحیح طور پر ادا کرنے کے لیے مستقل خطا دل اور لغزشوں سے محفوظ  
فرمایا ہے۔ درہم اللہ تعالیٰ کی حفاظت تقویٰ دیر کے لیے بھی ان سے  
منسک پر جانتے تو جس طرح عام انسانوں سے بھول چوک اور غلطی ہوتی ہے  
اس طرح انبیاء سے ہو سکتی ہے۔ اور یہ ایک حقیقت ہے کہ اللہ تعالیٰ  
نے بالادارہ ہر نبی سے کسی نہ کسی وقت اپنی حفاظت اٹھا کر ایک دو لغزشیں  
ہر جانے دی ہیں۔ تاکہ لوگ انبیاء کو خدا نہ سمجھیں اور جان لیں کہ یہ بھی بشر  
ہیں؟“ (تغیبات ۲۵ ص ۲)

یہ باتیں کہ دو ہی خطہ جیونے آیت بکھولنے نے یہ عبارت لکھ کر جو تصدیق کیا ہے  
اور اس میں صراحت کر دیا جاتا ہے۔

”جہاں دو کسے صاحب نے حسب ذیل امور کی تصریح کر دی ہے۔  
۱۔ اللہ تعالیٰ نے ہر نبی سے بعض دفعہ اپنی حفاظت و عصمت (مخالفت  
۲۔ عام انسانوں کی طرح انبیاء سے غلطیاں ہوتی ہیں۔  
۳۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے ادا سے کہیں دوسری وقت ہر نبی سے اپنی حفاظت  
۴۔ ان سے غلطیاں کراتی ہیں۔“

۱۳۔ یہ غلطیاں انبیاء سے کس لیے کراتی گئی ہیں تاکہ لوگ ان کو خدا نہ سمجھیں۔  
مردی صاحب نے ان باتوں کو انبیاء کی طرف منسوب کر کے ان کی بھی توبہ  
کی ہے اور ان کو اللہ تعالیٰ کی بھی بیکہ انبیاء کو رام ہے اور کوئی لغزش ہوتی  
ہے تو وہ حق تعالیٰ کی چوٹ اور خطائے امتیازی ہوا کرتی ہے۔ جو عصمت کے  
غلات میں ہوتی۔ اس وقت انبیاء معصوم ہوتے ہیں قیوب کو انبیاء کو لغزش  
کراتے تھے کہ درمگ کر دو دیکھ صاحب نے تاریخ کائنات کو بھی غرور بڈی  
بڈی حق بنا دیا۔“ (مردی مذہب ۲۵ ص ۲)

یہ تھے وہابی اکابر کے اللہ تعالیٰ علی جلالتہ کے متعلق نالے عقائد وہابی  
اکابر نے تو کلمہ توحید کو بھی بدل ڈالا۔ اور اس سے بھی زیادتی کر دی۔ چنانچہ  
اس حقیقت کا ثبوت پیش خدمت ہے۔

## غیر متقلدین وہابیوں کا کلمہ میں زیادتی کرنا:

غیر متقلد وہابی مولوی جن ابو القاسم بنارس نے انجمنیت افراسین لکھا ہے کہ  
”ہمیں مولوی کا بیان تھا کہ یہ لغت جماعت کا عقیدہ بزرگ نہیں“ (تقریر تارکست)

"امیرِ بیت کے دورِ کوربت گذر گئی۔ اسی استرا و زاری کی وجہ سے ان کے آزاد خالانے میں انقلاب اور ہمت اٹھنی لگنی پڑی تھی کہ اپنے پرانے دورِ لادالہ الہی اللہ بخت کی قسطنطنیہ کے امیر کو بھی بھول گئے اور اس کے ساتھ نہ معلوم کیا کیا ایزاد کر دیے۔"

وانیڈا امیرِ بیت القسطنطنیہ ۹ جولائی ۱۹۱۵ء

## لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ عَبْدُ الْجَبَّارِ إمام الله

مولوی شمس الدین امرتسری نے اپنے مسابک کے امام عبد الجبار غزنوی اور ان کے معتقدین کے متعلق لکھا ہے کہ :

"ہمارے ملک میں ایک نئی تشکیلات قائم ہوئی ہے جو عیسائیوں کی تشکیلات سے زیادہ مضبوط ہے۔ وہ کسی طرح نہیں چاہتے کہ کسی قوی کام میں ان کے کام کریں۔ بقول انہی محمد شریف صاحب امرتسری جب تک کوئی شخص نہ مانے کہ لا الہ الا اللہ، عبد الجبار اس امام اللہ۔ اس سے ملنا جائز نہیں۔"

وانیڈا امیرِ بیت القسطنطنیہ ۱۵ مارچ ۱۹۱۵ء

"ظاہر ہے کہ یہ ہے نہ مقلد و تابعوں کا حال۔ اب دیوبندی و بابیوں کا حال بھی واضح ہو رہا ہے۔ چھوٹے میاں موچھو نے میاں بڑے میاں سچاں اللہ! یہ عقائد مقلد و تابعوں کی تحریروں سے نبوت و ایمانی و بابیوں کے نام نہاد و منحرف اور کجیہم لادالہ است مولوی اشرف علی تھانوی کی تحریر سے منظرِ کلمہ اور منظرِ روکشِ ریخت کی تائید اور ترغیب پیش کی جاتی ہے۔"

۱۔ نبیوں کا کلمہ : لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ اشرف علی رسول اللہ

۲۔ ان کا درود : اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا

وَمُؤَلَّنَا اشرف علی

۳۔ مولوں کے مولیٰ بہت رفعلی تھانوی کا ایک مرتبہ تھانوی صاحب کو اپنا

دراٹھا ہے کہ

۴۔ جب کہنا چوں کہ کلمہ شریف لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللَّهِ

۵۔ ان سب سے محمد رسول اللہ کی جگہ حضور اشرف علی تھانوی کا نام

۶۔ ان میں دل کے افر خیال پیدا ہوا کہ مجھ سے غلطی ہوئی کلمہ شریف

۷۔ اس کو صحیح پڑھنا چاہیے۔ اس خیال سے دوبارہ کلمہ شریف پڑھنا

۸۔ یہ سب کچھ پڑھا جاوے لیکن زبان سے بے ساختہ بجا رہے

۹۔ لڑنے والوں کو کلمہ کے نام کے اشرف علی نکل چکا ہے۔ سالانہ کچھ کاس بات

۱۰۔ اس طرح درست نہیں لیکن بے اختیار زبان سے ہی کلمہ نکلتا ہے۔

۱۱۔ اب یہی صورت ہوئی تو حضور کو اپنے سامنے دیکھنا ہوا اور یہی پسند

۱۲۔ کرتا ہے۔ لیکن اسے یہی بہرہ حالت یہ ہو گئی کہ میں کلمہ کھڑا ہوں

۱۳۔ وہ اس طاری ہو گئی اس پر گریہ اور بہائیت زور کے ساتھ ایک پہنچ

۱۴۔ ہوا کہ وہ معلوم ہوا تھا کہ میرے اندر کوئی طاقت ایسی نہیں رہی۔ اسے میں بندہ

۱۵۔ بہادر ہو گیا لیکن بدلی میں بدستور میرے غشی غشی اور وہ آخر طاعتی بدستور

۱۶۔ طاعت خراب اور بدداری میں حضور اشرف علی کا یہ خیال تھا۔ لیکن

۱۷۔ وہ ان اشرف علی غلطی پر جب خیال آیا تو اس بات کا اندازہ ہوا کہ

۱۸۔ اگر اسے زور دیا جاوے اس واسطے کہ پھر کوئی ایسی غلطی نہ ہو جاوے

۱۹۔ ال۔ وہ نہ ہو گیا اور پھر درگسری گروٹ ہیٹ کو کلمہ شریف کی غلطی کے

نارنگی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھنا ہوں لیکن پھر بھی  
یہ کہنا ہوں !

اللہ صمد صمد صمدنا و نبینا و مولانا اشرف علی  
عالمینو اس سبب کہ ہوں ، خواب نہیں لیکن ہے اعتقاد ہوں ، جب وہ ہوں ، زبان  
اپنے کا ہوں نہیں ، اس روز ایسا ہی کچھ خیال رہا کہ دوسرے روز ہمارے کسی  
رفتہ رہی خوب رویا اور میری بہت سے وجوہات ہیں جو حضور کے ساتھ باعث  
تہمت ہیں ، کیا تکبیر عرض کروں ؟

مولوی بشرف علی تھانوی نے اس کا جواب ہر اپنے مرید کو دیا  
کہ ہے !

جواب : اس واقعہ میں تسلی یعنی کہ جس کی طرف تم رجوع کرتے ہو وہ بعون  
تعالیٰ ممکن نہایت ہے ۔  
۴۴ سوال ۳۳

(دارالافتاء دہلی ۳ بہشت ص ۳۳۳)

قاریین کوام ! یوہندی و دیوبند کے نام نہاد مجدد اور کیم الامت  
اشرف علی تھانوی نے اپنے مرید کو آپ کے نہ کی نصیحت نہیں کی اور ہر ایک  
کو بھی نہیں لکھا کہ یہ شیطان کی دوسرے ہے بلکہ جواب میں اس کی حوصلہ افزائی اور  
تائید کردی ۔

مولوی بشرف علی تھانوی کے جواب کو پچھ کر عوام یہ کہنے میں حق بجانب ہیں  
کہ کلام مراد دانی سے نہیں ہو سکا ۔ وہ دیوبندیوں کے مولوی اشرف علی  
تھانوی نے کہہ دیا ہے ۔ نیز دیوبندیوں کے نزدیک الصلوٰۃ والسلام علیک  
یا رسول اللہ یہ درود شریف پڑھنے والا مشرک اور کافر ہے مگر اللہ شہد  
خدا ہے صمدنا و مولانا اشرف علی پڑھنے والا مسلمان اور محمد ہے

مولوی اشرف علی صاحب تھانوی کے  
بہشت روزہ الحمد للہ کا تبصرہ | اس خواب پر اجماعیہ حضرات کے تہمت

۱۰ اجماعیہ " لاہور کا تبصرہ بھی قابل غور ہے ۔ جو کہ دیر چل گیا جاتا ہے ۔

اس خواب کا واقعہ دراصل مرشد و مرید کا سمجھا ہوا منصوبہ اور دونوں ہی  
علم سازش کا نتیجہ ہے ۔ اگر یہ جھوٹا عند بغض محال مان بھی لیا جائے کہ مرید کی  
ان بے قابو برائی تھی اور بے اعتیاد ہی میں یہ فقرہ نکل گیا تھا تو تعجب اس پر ہے  
کہ مرشد تو ہوش میں تھے ۔ اور ان کا قلم اختیار میں تھا تو پھر مرید کو سرفراز  
کے کہتے تھے حوصلہ افزا جواب کیوں لکھ بھیجا ؟ اس کا زمین ہی انصاف سے  
حسد فرمائیں کیا تبلیغی جماعت اس قسم کی باتوں کی بھی تبلیغ کرے گی ؟ اور کمال  
۱۰ تھانوی کا کلمہ پڑھو اگر ان کی امت میں داخل کرانے کی ؟

بعضوں کا یہ شبہ بچھا معلوم ہوتا ہے کہ یہ جماعت اس نہیں  
پھر کبھی نہ کبھی اس تبلیغی جہد جہد کی آڑ میں ایک اور حرکت  
کر دے گی ۔ اس دعوت و تبلیغ کے پردے سے پورے تھک سس کے ساتھ  
تھک کوئی نہ کوئی غیر ملکی منصب پر جلوہ گر ہو جائے گا ۔ کیونکہ اس سے پہلے ہی  
ملانے نائب کے سلسلہ میں کرپوں میں سے تین اکابر دیوبند مولانا ناؤ تو ہی مولانا  
گوہی اور مولانا ایساں نے اپنے آپ کو غیر ملکی سطح پر پہنچانے کی کوشش کی ہے  
بہر جماعت اسی قسم کے تجدیدی کارناموں کی تکمیل کرنا چاہتی ہے تو ایک اور  
فلسفہ کو جنم دینے کے لیے راہ ہموار کرنے کی صورت کے سوا اور کیا ہو سکتا ہے  
تھانوی وہ محسوس دن نہ دکھائے اس جماعت سے وابستہ تینوں مولاناؤں  
جیسوں طور پر منصب نبوت کی طرف پیش قدمی کی ہے پھر ان تینوں پیشواؤں  
مشرک اقدامات کی کیا تاویل ہو سکتی ہے بس یہی کہا جا سکتا ہے کہ ان میں سے  
ایک نے غیر ملکی سطح پر پہنچنے کی کوشش کر کے بددلوں کے لیے راستہ  
دار کیا ہے ۔ (محقق طبعاً) (بہشت روزہ اجماعیہ لاہور ۲۶ جولائی)

جسیت احمدیٹ نے جو لکھا ہے بالکل ٹھیک لکھا ہے ہم میں ان سے متفق ہیں  
لیکن ان کو اپنے سرور احمدیٹ مولوی شاد علی صاحب امرتسری کے فتوے کو بھی  
بولنا چاہیے جس میں انہوں نے مرزائی امام کے پیچھے نماز پڑھنا جائز قرار دیا ہے  
مرزائین کے ساتھ نکاح بھی جائز قرار دیا ہے۔ دونوں فتوے پیش خدمت ہیں۔

**شناختی فتوے** | مرزائی کو امام بنانا از دہستہ حدیث شریف جائز نہیں ہے  
استحکاماً امت کو بھیاسر کھانے میں سے اچھے لوگوں کو  
کو امام بنایا کرو۔ بلکہ کانگہ انگ رہا نماز ادا ہو جاتے گی۔ حدیث میں ہے  
صَلُّوا خَلْفَ كُلِّ قَائِمٍ وَخَلِّجُوهُ بِرَأْسِهِ وَبِجَنَابِهِ پچھلے نماز پڑھو لیا کرو  
یعنی اگر وہ جماعت کر رہا ہو تو پھلو۔ وَخَلِّجُوْهُ اَمَامَ الْمَرْكَبِ خَلِّجُوْهُ۔

۱۔ اخبار احمدیٹ امرتسر والا نمبر ۲۔ ۳۱ ستمبر ۱۹۱۲ء  
میرانڈہب اور مل ہے کہ ہر ایک کلمہ گو کے پیچھے اقتدار جائز ہے۔

چاہے وہ شیعہ ہو یا مرزائی ۲۔ اخبار احمدیٹ امرتسر والا نمبر ۱۲ اپریل ۱۹۱۳ء  
**مرزائین سے نکاح** | ۱۔ باب ۱۷ دونوں مرزائی ہیں لیکن غیر مرزائی مرد  
سے نکاح پر دونوں رضامند نہیں۔ نکاح جائز ہے یا نہ  
جبکہ ناکح اور نکوح اپنے اپنے مذہب پر قائم رہیں۔

۲۔ اگر ثروت مرزائین ہے تو اور علماء کی دلتے ممکن ہے مخالف ہو میرے ناقص  
علم میں نکاح جائز ہے۔ (احمدیٹ امرتسر والا نمبر ۱۲ نومبر ۱۹۱۳ء)

**مرکزی مجلس تحفظ ختم نبوت** | مجلس عمل تحفظ ختم نبوت اگر تردید مرزائیت  
میں نکلس ہے تو ان کو چاہیے کہ شخصیت پرستی

۱۔ دلتے طاقی دھکڑ اس خواب کو بار بار پڑھیں اور ان علماء سے لافطی کا اعلان کریں۔  
۲۔ اپنے کفریہ باتوں کی پشت پناہی کرتے ہیں۔

مولوی اشرف علی تھانی دیوبندی کے علاوہ دیوبندی حضرات کے مفتی اعظم  
محبیت علماء ہند کے صدر مفتی کفایت اللہ دیوبلی نے نسلی مرزائیوں کو اہل کتاب  
قرار دیا ہے۔ سوال و جواب دونوں درج ہیں۔

**نسلی مرزائی اہل کتاب ہیں** | سوال ۱۔ آنجناب نے مرزائیوں کے تعلق  
ایک سوال کے جواب میں ارسال فرمایا ہے کہ  
مرزائی کو اہل کتاب کا حکم دیا جائے گا۔ یہ سمجھ میں نہیں آیا کہ کیسے اہل کتاب ہو  
نہیں یہ مفصل لافظی ارشاد فرمائیں ؟

جواب ۱۔ نسلی مرزائی اسی طرح اہل کتاب کے حکم میں ہیں جس طرح یہود و نصاریٰ  
شامی میں اسس مسک کی بحث ہے۔ اور یہی راجح ہے۔

۲۔ کفایت المفتی مشعل جلد اولیٰ مطبوعہ کراچی

**نسلی مرزائی کا ذبیحہ جائز** | مفتی کفایت اللہ صاحب دیوبندی نے  
نسلی مرزائی کا ذبیحہ جائز قرار دیا ہے ۳۔ سوال اور  
جواب دونوں پیش خدمت ہیں۔

۱۔ جو شخص احمدی فرقہ المعروف مرزائی فرقہ سے تعلق رکھنے والا ہو خواہ  
از آنجہائی کو نبی مانا ہو یا مجدد اور دلی و غیرہ اس کے ساتھ کا مذہب حلال ہے  
(المستفتی ۳۶۹ عبد اللہ مہادیو پور)

۲۔ اگر یہ شخص خود مرزائی عقیدہ اختیار کرنے والا ہے یعنی اس کے  
باب مرزائی دلتے۔ تو یہ مرتد ہے اس کے ساتھ ذبیحہ درست نہیں۔



## ضمیمہ

اس پر فتن دور میں جہاں اخلاقی، معاشرتی وغیرہ سیکڑوں غریباں تھیں۔  
 ان غریبوں کی غریباں بھی ہر جہہ اولیٰ ہیں۔ جیسے خود فی اشیا میں عداوت کرنے  
 والے، اگر کم ہے اسی طرح عقائد میں عداوت کرنے والے حضرات بھی زردوں پر تکیہ  
 یہ عقائدوں سے بچو۔ اشتہارات اخباروں اور رسالوں میں بلکہ ریڈیو، ٹی۔ وی  
 دیکھتے ہوں گے۔ اسی طرح انگریز نے پاک و ہند میں ایک سازش کے تحت  
 حکام کے نام پر مختلف مذاہب اور فرقوں کی داغ بیل ڈالی۔ اور ان کی سرکشی  
 ان گراہوں کے علماء کو جاگیریں دیں اور خطابات سے بھی نوازا۔

جن مقاصد کے لیے انگریز نے ان کو خوش کیا اور سرکشی کی ان میں اولین مقصد  
 وہ اور صرف مسلمان کے دلوں سے اللہ تعالیٰ اور رسول پاکرم علیہ السلام کے نام  
 کا تعظیم و توقیر کو ختم کرنا تھا جس میں انگریز کا مایہ سب جو گیا۔ اس دور میں کچھ کتابیں  
 اور رسالے زمانہ ہیں۔ منظر عام پر آئیں۔ جن میں تعظیم مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو  
 لکھ اور کفر قرار دیا گیا۔

مثلاً نڈا کرنا یعنی یا رسول اللہ کہنا۔ دوسرے کیلئے پکارنا۔ سب مثل ماننا۔ اسکا ان  
 حاضروں نظر مالک و مخالف علی غریب۔ روضہ مقدس کا ارادہ کر کے نظر کرنا۔  
 اور ماننا۔ نورانیت۔ وسیلہ۔ نفع رساں۔ فریاد کرس۔ دور دراز سے سننا۔  
 استغنی وغیرہم عقائد و نظریات پر ایمان رکھنا ان کے نزدیک کفر و شرک ہے۔  
 لیکن حیرت کا مقام ہے۔ کہ لپٹے علماء سے متعلق یہی عقائد اور نظریات رکھنا ان  
 کے نزدیک عین ایمان اور اسلام ہے۔ اس کتاب میں ان کے مسلک کی کتابوں سے  
 لپٹے علماء سے متعلق یہی نظریات درج کئے گئے ہیں اور فیصلہ مسلم عام پر

تاریخ کلام دو ہائیہ تجویز دیو بند یہ کہ اکابر کی خود ساختہ توحید کے لئے  
 دیکھے۔ یہ برہم روز توحید کا جھنڈو پھیلانے والے اور مسلمانوں کو کافر اور شرک  
 بنانے والے نام بنا د توحید کے ٹھیکیداروں کی توحید کا حال۔ جو قرآن وحدیث کے  
 باطل خلاف ہے۔

اب آپ خود ہی قیاس فرمائیں کہ جن کے اکابر کے نزدیک اللہ تعالیٰ کی  
 یہ شان ہو کر سب سے بڑا بھی نہ ہو۔ جھوٹ بھی بول سکتا ہو۔ بے علم بھی ہو سکتا  
 و غاباز۔ چال پھیلنے والا۔ بھول جاسنے والا۔  
 طعوب و فتناء کا ایسا کون بھی ہوا اور دیگر ذرائع اور قبیح افعال کا سرزد ہوا  
 جس سے ممکن ہو ایسے فرقہ کے لوگوں نے دین اسلام اور قرآن و سنت کو کیا کچھ  
 اور اس کی تبلیغ و اشاعت ہو گی۔

نیز جن حضرات کے نزدیک خدا تعالیٰ جل جلالہ کا یہ مقام ہے ان کے  
 نزدیک سرور انبیاء حبیب خدا۔ مانہ دار رب العالما حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ  
 تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اور دیگر رسولین و انبیاء پر اکرام طہیم افضل و اسلام کی  
 کیا قدر و منزلت اور وقعت و عظمت ہوگی۔ درحقیقت خداوند کریم جو اس  
 کے متعلق ان کے عقائد باطلہ اس لیے ہیں کہ ان وہابیوں کے سینے میں عشق رسول  
 سے غالی ہیں کہ ان میں عشق مصطفیٰ موجود ہے۔ انہی دلوں کو خدا تعالیٰ کی  
 معرفت اور صحیح توحید حاصل ہے۔ یہی وجہ ہے کہ گستاخان رسول ہیں  
 کوئی ولی اللہ نہیں ہوا۔

نوٹ: اگر کتاب سے دور ہر کرد و حال جائے کہ فرنگی منظور ہو تو  
 ڈاک کے ذریعہ خود بھیج کر ملگا دیکھتے ہیں۔

چھوڑ دینے کیلئے ان دلوں پر ہندی اور اچھوتوں کے نزدیک نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم اور دیگر انبیاء کرام علیہم السلام سے زیادہ اپنے علماء کا مقام و احترام ہے۔ یہ سب کچھ انہوں نے اپنے آقا اور اپنی سرکار انجیر کو خوش کرنے کیلئے کیا ہے لیکن مسلمان کا شیوا اور عقیدہ شاعر مشرق حکیم الامت علامہ اقبال علیہ الرحمہ نے کیا خوب بیان فرمایا ہے۔

درد دل سلم مقام مصطفیٰ است  
آہر دے ماز نام مصطفیٰ است

اہلسنت و جماعت کا حقیقی ترجمان ہے



سالانہ چندہ ۱۵ روپے — ماہانہ ۱۵ روپے

قرآن و سنت کی تعلیمات کا پیچہ۔ آج ہی اپنے نام سال بھر کے لیے جاری کرنا شروع کیا گیا ہے۔

نرسنگ نرسنگ - دفتر ماہنامہ باہ طیبہ تحصیل بازار سیالکوٹ

وہابیوں کے نزدیک نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر اپنے مولویوں کا مقام ہے

وہابیوں کے نزدیک حرفِ نبی یا رسول اللہ ایمنی اللہ یا حبیب اللہ گناہگار ہے۔ بھگت و پانچوں کے مقرر مولوی شہداء اللہ صاحبِ معانی اور ان کے سرے کے بعد ان کو حرفِ نبی سے وہابی بھاری تو مشرک نہ ہو گا اور کچھ تو خودی دیتی ہے۔

اے شہداء اللہ اے شہداء اللہ اے شہداء اللہ  
اے علم الہی سے علم دہش  
اے دہش قوم و غیر اہل بیت خیر الامم  
کاش آہستہ تیرا پھر سے وجود مجسم  
اسے مسافر تیرا دکھائی دے اچھی نہ سہی  
چوڑ دینی جاتے سرکاری کچھ اچھی نہ سہی  
اے منظر اے تو باغِ جنات سے کیا گیا  
تیرا علم سے اپنے شہداء کا دل برد گیا

دولتی خودی کا گڑھ ہے دیرا اخبار ولس کو مرنے کے بعد حرفِ نبی سے

۱۱۱ ہے۔

اے فضلِ ہتم علیہم السلام!

اے جہر احاطہ الامار

داغدار محمدی ولی ملکیم جنوری ۱۹۳۲ء

وہابیہ کچھیر کے مدرسہ رحمانیہ ولس کو بھی وہابیوں نے حرفِ نبی سے بے نیاز کیا

سچے غمگین و مہمانیہ اسے نوہایہ مقتدر  
مہربان جس شان سے عالم میں ہے تو جلدیہ مگر

تو نے ایسی راحتیں دیں اسے مکانِ علم و فن  
تیری جانب آگے خود عاشقانِ علم و فن !

یوں فراز تو نے کی اسے کوستانِ علم و فن

کامران جو نے لگے سب غلامانِ عہد و فن  
(اخبارِ محمدی دہسے و حکمِ انجمنِ مسلمانانِ ہند)  
وہابیوں کے نزدیک حبیبِ خدا محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم  
کو چارہ جو بھنا شرک ہے مگر وہابی ثناء اللہ امرتسری سے کو وہابی چارہ جو کہیں تو  
مسلمان کے مسلمان نہیں۔ وہابیوں کے نزدیک امامِ امتیاز علامہ رشیدی و الشارح  
کو دہار کے بیچے کا علم نہیں ہے مگر ثناء اللہ امرتسری سے کو وہابی قاسم علیہ السلام انہی صحیحین تو ان  
پر شرک کا فوہی نہ لگے۔

وہابیوں کے نزدیک حبیبِ کردگار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو انت کا  
والی۔ سیدہ حاجت روا اور بابیہ مایگان بھنا شرک مگر امرتسری سے کو بابیہ ہے  
مایگان بھنا یمن تو خدیجہ ہے :

اسے اذانِ مسلمان ! اسے سرد درہند وستان  
اسے شیعہ و شمسال ! اسے چارہ جوئے دوستان  
اسے زبانِ بے زبان ! اسے بابیہ بے مایگان !  
غلامیِ حسینِ بیباں ! اسے شوکتِ تیر وستان

اے شہداء ! اسے شہیدانِ علم و فن  
قاسم علیہ السلام انہی چہیکر عسکرم و عسکرم  
(سیرتِ شامی ششم)

ابنِ پورا سے ثناء اللہ عالی مقام  
آپ کو اللہ نے بکشا تھا کارِ رہبری  
(سیرتِ شامی ششم)

وہابیوں کے نزدیک سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم گمراہ کے لیے بکارنا  
"اے نوادہ گار بھنا شرک و کفر ہے بجز نواب صدیق حسن بھٹو بابیوں کا  
شک اور فخر ہے" اپنے فقرے کے ذمہ شوقانی کو گمراہ کے لیے بکارنا اور بکار  
کے تو لی کامل ہی ہے۔

زمرہ دانے در افتاد بار بآبِ شبنم !  
شیخِ سنت مدد سے قاضی شوقانی مدد سے

(نسخِ اعلیٰ ششم)

وہابیوں کے نزدیک رسولِ پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہماری مثل بشر نہیں مگر  
ان کے نزدیک رسولِ مآلہ امرتسری سے کا کوئی مائی نہیں تھا۔

اسے گلِ گلزارِ وحدت تیرا ثانی کرنِ نعت !  
مگر وہا جس سے انک دو دہار بابی کون تھا

(سیرتِ شامی ششم)

وہابیوں کے نزدیک خدا اگر چاہے تو کروڑوں محمد پر کر دے گریبے موزی  
ابنِ امرتسری سے کے متعلق عقیدہ ہے کہ :

اسے ثناء اللہ تیسرے بعد اب کوئی نہیں

ابنِ پورا نواب صدیق حسن بھٹو قاسم علیہ السلام انہی چہیکر عسکرم و عسکرم ہے۔



کوئی ہے وہ آنکھ تیرے علم میں جبروئی نہیں  
(سیرت شانی ص ۱۸۱)

وہابیوں کے نزدیک احمد رضا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم انتقال کے بعد چھوڑ دیا  
میں تشریف نہیں لاسکتے مگر اپنے مولوی شہار اللہ امرتسر کے گھر کے بعد پھر فرمایا  
آپ کے متعلق اس طرح عرض گزار ہیں

پھر سب ہیں ممکن حق کیے کسے بلند

لے کے آیا اپنی بیخ و باں کسے غلب

(سیرت شانی ص ۱۸۱)

اب نہیں برگ لڑیں گے تیرے رشتے کبھی

آؤ جا کبار روکشون پھر ہوا سے پیچ محرم

(سیرت شانی ص ۱۸۱)

وہابیوں کا عقیدہ نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق ہے کہ محمد  
علی کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا مگر اپنی جماعت کے مولوی عبداللہ غزنوی کے  
متعلق عقیدہ ہے کہ وہ مستجاب الدعوات تھے۔ دلاؤ غزنوی رضی اللہ  
عہوہ وہابیوں کا دوسرا عالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے متعلق عقیدہ ہے کہ وہ  
نفع اور نقصان کے مالک نہیں ہیں مگر اپنے مولوی شہار اللہ امرتسر کے متعلق  
عقیدہ ہے۔

آج ہر فرد بشر علم میں ہے ان کے نوم

ملا گئی آہ جماعت سے مجسم برکت

(سیرت شانی ص ۱۸۱)

وہابیوں کے نزدیک نبی پاک صاحب برکات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم  
اور اولیاء کاملین علیہم الرضوان کا عرس پاک کرنا برکت اور ناکارہ بنے۔  
مگر ان کے اپنے مولوی امام عبدالوہاب سے دلچسپی کا ہر سال عرس منایا جاتا ہے

عبداللہ محمدی واولوں نے شائع کیا ہے

دہلی میں برہان عبدالوہاب صاحب شہنائی بانی فرقہ انامیک کا عرس  
ہوا کرتا ہے۔ اسی طرح اس سال بھی اس کے فرزند نے باپ کی یاد  
تازہ کرنے کے لیے تاریخ ۲۸ فروری ۱۳۹۹ کو عرس رچایا۔

(اخلاقی محمدی دہلی شکر اہل ص ۱۸۱)

وہابیوں کے نزدیک نبی غیب دان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کرم غیب  
ان کی خبر نہیں ہے مگر وہابیوں کے مولویوں کو ان کی خبر بھی ہے۔ اور وہ خود علم کے  
دستے بھی ہیں جیسا کہ مولوی شہار اللہ امرتسر کے فرستے کے بعد ایک وہابی مولوی  
نیز واصلی صاحب خضر چور کس امرتسر کے کتب میں مدعا کرنے کی خبر  
سے دیکھتے ہیں۔

تھے وہ اسلام کے مشہور مناظر و دانش

آہ گویا سے کیا کج مدعا سے جنت

(سیرت شانی ص ۱۸۱)

اسے فقہ وقت اسے گنجینہ علم و عقل

آپ کو کتب تھا حق نے اورچ ماہ و کشتی

(سیرت شانی ص ۱۸۱)

وہ عالم تھا۔ مجاہد تھا۔ محدث تھا زمانے کا

وہ ہر میدان کا غازی مجتہد تھا زمانے کا

وہ بحر علم تھا جس وقت طغیانی میں آتا تھا

مناظر و مقابل کا کلمہ کا شیب جا بہت

مناظر تھا۔ مجاہد تھا۔ وہ سب علموں میں علم تھا

غرض وہ قوم اپنی میں سپہ سالار عظیم تھا

(سیرت شانی ص ۱۸۱)

شَآءَ اللّٰهُ اَصْحٰبُ بَحْرٍ عَیْبٍ  
يُحِبُّ الشَّامِكِيَّةَ يَذْقُوْنَ  
اَحْطٰ بِكُنْ عَلَيَّ جَنَّةٍ مَّقْعَدٍ  
فَقُلْنَا مَا بَشَرْتَنِيْ بِالْجَنَّةِ اَلْحَمْدُ

شَآءَ اللّٰهُ کَلِمَ کَا سَمَدِ رَحْمَتِیْنَ مَارَ اَعْلٰی جَو پَر پھنے والوں کو بغیر کی جگہ  
تعلی کے جواب دے دیتا ہے۔ اس پر ایسے کلم کو جو نافع ہے عالم  
کو رکھا ہے۔ اس لیے اپنے بحر علوم سے جو چاہتا ہے کھینچا جائے  
وہ سیرت ثنائی (۳۸)

وہابیوں کا عقیدہ ہے کہ نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو کوئی امتیاز نہیں  
مگر امرتسری کے متعلق عقیدہ ہے کہ شَآءَ اللّٰهُ اپنے اختیار سے اس دنیا سے مستحقین  
اور دنیا تھا گئے اسے نصیب ہوا مستقیم  
یوں نہ ہونا تھا کچھ یہ سب بجنات نعیم

(سیرت ثنائی ۳۸)

وہابیوں کے نزدیک السلام علیک یا رسول اللہ کبارتر کلمہ ہے۔ مگر  
امرتسری پر جو حرف خدا سے سلام تعبیر ہوتا ہے۔

السلام اسے اپنی بدوں و غلاطوں کے عدل  
اور کبر وے قرب میں تیری حمد وادب و جلالت  
السلام اسے خیر اسلام قانع و قاتل!

(سیرت ثنائی ۳۸)

لشما و اندر امرتسری کو قانع مانا کہ اس پر ضرورت ہے۔ بلکہ معاملہ قادیان بہت دور ہے۔  
تفصیل سے اس کا فہم و بچنے کے لیے فیئر لکھ کتاب مرادیت اور عروا سنت کا مطالعہ  
فرمائیں۔  
و فیضیہ راشدا واری غفرلہ

اہل سنت و جماعت حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے فضائل و  
الاست بیان کریں تو ہابیوں کے مولوی یہ کہنے میں کہ یہ رسول کو نہ لکھ بڑھا دیتے  
مگر اپنے مولوی امرتسری کے متعلق یہ عقیدہ ہے۔

جو یہاں مجھ سے بھلا کب آپ کے اوصاف کا  
ہو سکے غور شنید اور نذروں میں کیونکر کھسری

(سیرت ثنائی ۳۸)

وہابیوں کے نزدیک سرور کائنات علیہ افضل التحیات و افضلہ و التسلیمات  
ہی مثل میں مگر امرتسری کے متعلق عقیدہ ہے کہ

ہو سکے غور شنید اور نذروں میں کیونکر کھسری

(سیرت ثنائی ۳۸)

وہابیوں کے نزدیک یہ کبارتر کلمہ ہے کہ نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم  
کے ام قدم سے کائنات میں بہا رہے۔ مگر اپنے مولوی امرتسری کے متعلق عقیدہ  
ہے کہ

باعثان بخش تو جسد و ملت آپ تھے  
اسے سبھا آپ کے دم سے یہ کھیتی تھی بری

(سیرت ثنائی ۳۸)

وہابیوں کے نزدیک سید المرسلین علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام عاجز ہیں مگر ان  
دیک امرتسری کا مقام یہ ہے

دین پرور اسے شَآءَ اللّٰهُ عالی مقام  
آپ کو اللہ نے بخش تھا کابرہ ہریا

(سیرت ثنائی ۳۸)

وہابیوں کے نزدیک شہرہ بر و دوسر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم مستحق نہیں  
ہے۔ شَآءَ اللّٰهُ امرتسری ان کے نزدیک پاکیزہ پاک طہیت اور شیخ الادب کبار ہے۔

آپ شیخ الادب کبار حجت الاسلام تھے۔ آپ کے حق میں تھا زیبا تر باس مولوی

(سیرت ثنائی ۳۸)

کبھی اس نے نظر ڈال نہ تھی اسبابِ رنجیت پر  
خدا رحمت کرے اس پاک باز و پاک طینت پر  
(سیرت شافعی ص ۳۴۰ تا ۳۴۱)  
وہابیوں کے نزدیک سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا قول مبارک قرآن  
کی تفسیر میں حجت نہیں مگر شفاء اللہ عنہ کے اسلام میں حجت قرار دے دے یہاں  
آپ شیخ الاکرام حجت الاسلام تھے  
آپ کے حق میں تھا دیا تہ کیا بس سرورِ نبی  
(سیرت شافعی ص ۳۴۱)  
وہابیوں کے نزدیک شاخِ برادرِ جبریل صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے سزاوارِ اہوار  
پر ارادہ کر کے مارا نہ کہ ہے مگر وہابیوں کے ہاں عبد اللہ بن عمرؓ کے لئے اپنے دادا  
کی قبر کو مرجعِ خلافت رکھا ہے۔ (دلائل غریبی ص ۲۳۲)  
وہابیوں کا عقیدہ ہے کہ نگاہِ نبی سے زیارت سے کچھ نہیں ہوتا مگر اپنے  
مولوی عبد اللہ غفرلہ کے متعلق یہ لکھا ہے کہ  
و بعض لوگ بعض آپ کی محبت میں بیٹھتے سے اور بعض صرف  
آپ کی زیارت سے صاحبِ حال ہو گئے۔ اور ان پر صحابی کی قیادت  
طاری ہو گئیں۔ (دلائل غریبی ص ۳۴۲)  
وہابیوں کا اپنے مجددِ اعظم محمد بن عبد الوہابؒ کے متعلق عقیدہ ہے کہ  
آپ کا دروازہ منور و روشن ہے جیسے ہمیشہ کھلا رہتا ہے  
(محمد بن عبد الوہاب رحمہ اللہ ص ۱۵۷ صفحہ ۱۵۷ و ۱۵۸)

۱۔ مولوی داؤد غفرلہ کے دادا ہیں۔  
۲۔ فقیر محمد شفاء اللہ قادری غفرلہ  
۳۔ پیر دین محمد شریفی اشرفی لالی پور سے تھے محمد الوہاب سے نجد کی کچھ عظیم  
کہا ہے۔ (پیر محمد الزبیدی ص ۱)

وہابیوں کا عقیدہ ہے کہ نبی ولی کے تبرکات سے کچھ فائدہ اور نفع  
نہیں ہوتا مگر اپنے مولوی عبد اللہ غفرلہ کے متعلق لکھا ہے کہ  
حضرت کے لباس سے بھی استفادہ کرنے والوں کو فہم  
حاصل ہوا۔ ایک طالب علم حضرت پستین اٹھانے سے وجہ میں آگیا۔  
اسی وجہ سے وہ طالب علم مریدِ پستین کے نام سے مشہور ہوا۔  
(داؤد غفرلہ ص ۳۴۲)  
وہابیوں کے نزدیک نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا یومِ میلاد منانا  
مہینہ یومِ بعثت ہے مگر مولوی شفاء اللہ غفرلہ کے کا بیان منانے کے لیے تمام  
وہابیوں سے اپیل کی جا رہی ہے کہ  
جس دن حضرت مولانا شفاء اللہ غفرلہ سے دعویٰ ہوتے (۱۰ شعبان)  
ہمیشہ کے لیے یومِ ابتلیہ بنا لیا جائے۔ اور اس دن سب امتِ محمدیہ  
دن بھر سب کام چھوڑ کر مذہبِ اہمیریٹ کی طرف اختیار کوٹھکے  
لفظوں میں صاف صاف دعوت دیں، وضع توحید کو ملحوظ امر فرمائیں  
سکرار سنہ بنا آدم علیہ السلام سے کہ نبی آخر الزماں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم تک مگر شریف کی دوسری جڑ میں نبی یا رسول کا ذاتی نام  
شفاعتی آگیا ہے مگر وہابیوں نے اپنے مولوی عبد اللہ غفرلہ کے نام کا دعویٰ دوسری  
جڑ کے طور پر استعمال کیا ہے۔ دیکھئے اصل عبارت مولوی شفاء اللہ غفرلہ کی کہتے  
ہیں کہ

جہاں سے ملک میں ایک نئی تخلیق قائم ہوتی ہے جیسے وہابیوں کی  
تخلیق سے زیادہ مضبوط ہے۔ وہ کسی طرح نہیں چاہتے کہ کسی کوئی  
کام میں ملکہ کا کریں بے قیود نبی محمد شریف صاحبِ ارتقا سے  
جب تک کوئی شخص یہ نہ مانے کہ لا الہ الا اللہ محمد عبداً رباً  
اس سے ملنا نہ چاہئیں۔ (ادھار اہمیر شفاء اللہ غفرلہ ص ۱۵۷ تا ۱۵۸)

کلمہ شریف میں نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے کسی قسم کی نافرمانی نہ فرمائی مگر دینی استغناء دلایا اور ہمارے ہمتے ہیں کہ کلمہ میں ماہر کلمہ کیا کیا  
ایزاؤ کیا کس کا تذکرہ خود مولوی ابو القاسم پشوری کا کلمہ گریست نے  
ان الفاظ میں کیا ہے :

اصل یہ ہے کہ اجماع حدیث کے دور کو ایک حدت گذر گئی یہی  
استدلال و زمانہ کی وجہ سے ان کے آزاد خیالات میں انقلاب اور  
جنت میں یسٹ آگئی جسے کہ اپنے پڑانے و رد و لا الہ الا اللہ محمد  
رسول اللہ کو بھی جھوٹے لگے۔ اور اس کے ساتھ نہ معلوم کیا کیا  
ایزاؤ کیے :  
(ایزاؤ اجماع حدیث امرت مسند و جلالی شافعیہ)  
وہابی سند و کائنات غیر موجود است محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم  
کو اپنی بٹن دہشت جھٹھے میں بھگت سیدنا محمد بریلوی کے متعلق ان کا کلام اسماعیل نے طوی  
کے کتاب "صراط مستقیم" میں

مبنیہ ضعیف محمد اسماعیل عرض کرتا ہے کہ اس کمترین فضیلت اللہ  
کی بشارت میں ہیں۔ اور سب سے بڑی نعمت ہادی زمانہ شہید گیارہ حضرت  
سید احمد رضا جب کہ محض بیاسیت منزل میں حاضر ہونا ہے۔ اللہ  
تعالیٰ تمام مسلمانوں کو آپ کے ریزہ تک ذرہ رکھنے سے قادر ہے  
وہ :  
(صراط مستقیم ص ۱۷)

وہابی نبی پاک صاحب لولا کہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق یہ یہ  
رکھنا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خبر رکھتے ہیں یا آئندہ جو کچھ ہونے والا ہے کلمہ رکھتے ہیں  
کو شریک و کفر قرار دیتے ہیں۔ مگر اپنے مجدد و محمد بن عبد الوہاب سے محمد بن عبد  
مستقل ان کا یہ عقیدہ ہے کہ وہ آئندہ ہونے والے معاملات کی خبر رکھتے  
ہیں جیسا کہ کتاب محمد بن عبد الوہاب کے مصنف احمد بن عبد الغفور عطار اور اس  
کے مترجم و بائینوں کے شیخ الحدیث ابو القاسم محمد عبد الغلام نے لکھا ہے

ا. حواء ان انت قمت اگر تم لا الہ الا اللہ ان اللہ ان کے لیے  
مست لا الہ الا اللہ آت کلمہ ہو جاوے تو میں تم کا سید کرتا ہوں۔  
وہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کہ اللہ تعالیٰ تمہیں غالب کرے گا۔  
وہ : اعرابہا۔ اور نجد اور اس کے اعراب کے تم مالک بن جاؤ گے۔  
(محمد بن عبد الوہاب ص ۱۷)

وہابی نجد کے نزدیک حبیب رب العالمین سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ  
علیہ وسلم کے نفع اور فین سے زمین واسے فیض ہیں۔ یہ عقیدہ رکھنا وہابیوں  
کے ایک حبیب رب العالمین سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق  
عقیدہ رکھنا کہ ان کے نفع اور فین سے زمین واسے فیض ہیں بشرک چھ گران  
ہا اپنے مولوی میان نذیر حسین کے متعلق یہ عقیدہ ہے کہ :  
وہ کون سیدنا مولوی نذیر حسین :

کس جس کے فیض سے مستفیض اہل زمین

(معیار الحق ص ۲۵۹)

وہابی نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو کلمہ علم میں سمجھتے یعنی اگر صلی اللہ  
علیہ وآلہ وسلم کی امتنازع فکر کے قائل نہیں ہیں مگر اپنے فرقہ کے بزرگ میاں  
نذیر حسین بریلوی کے متعلق ان کا ان برو سند میں عقیدہ یہ ہے کہ :

عجیب ذات ہے کیا جمع علوم و فنون

کس جس کا آج نہیں ہند میں نظیر و درس

(معیار الحق ص ۲۵۹ مطبوعہ دہلی)

یہ وہابیوں کے نزدیک تو یہاں نذیر حسین بریلوی کی کتاب "معیار الحق" میں  
بے مثل کیا ہے۔

بہتصال تقلید معین : وہیں عالم دین کے مثل کیا :

(معیار الحق ص ۲۵۹ مطبوعہ دہلی)

واپسوں کے نزدیک محبوب خدا سلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو فرمانا بیشک سہ  
 طریقے فرقہ کے مروجہ مانی نذر حسین دہلوی کی کتاب عیار الحق کے حردت کو لازم  
 ماننے سے کہتے ہیں :  
 ز نور معرفت او ہر دیدہ ہینا  
 و طبعش خوش دل ہر اہل لغوت  
 بیور او موند چشم حق بین  
 (امیدار الحق ص ۲۷)  
 واپسوں کے امام بیانی نذر حسین دہلوی کے فتاویٰ میں ایک مروجہ قول الحسن  
 صاحب کبک ہر سہ : جس کے الفاظ یہ ہیں :

دور اور احسن جہاں شد مسوڑ : (فتاویٰ مذہبیہ رشیدیہ مطبوعہ دہلی)  
مولوی نور الحسن کے نور سے جہاں منور ہو گیا مولوی کے نور سے جہاں منور ہو گیا  
بہ عقیدہ سے ہر امام اہل سنت کے نور سے جہاں منور ہو گیا ان کے نور سے ایک شرک  
دو بندہ اور حق تعالیٰ و باطن کے امام اسماعیلؑ کے نور سے نہ لکھا ہے کہ :  
"یعنی جو کچھ کہ ائمہ اپنے بندوں سے معاملہ کرے گا خوار و ثانیان خوار قبر  
میں خوار و آخرت میں سوا اس کی حقیقت کسی کو معلوم نہیں۔ نہ نبی کو نہ ولی  
کو نہ اپنا حال نہ دوسرے کا" (فتاویٰ الامامیہ علیہ السلام)  
لیکن اپنے پیرو مرثیہ سید احمد کے متعلق اس کا عقیدہ یہ ہے کہ :  
"دو بے حضرت جمل و علا دست راست ایشان را بدست تقدیر  
خود گرفتہ و چہیزبے را از امور قدسیہ کہ بس ذریعہ و وسیع ہو پیش  
روست حضرت ایشان کردہ فرمود کہ ترا این چنین دادام و چہیزبے  
و یکم خود نام و ادب کہ شخصہ بجانب حضرت ایشان است و علاست  
بیت نمود حضرت و والی نمان علی العزم اخذ معیت ہی کو در تنہا علیہ  
آن شخص را ہم بول فرمودند آن شخص پیش از پیش انجام کہ حضرت  
ایشان بال شخص فرمودند کہ یک و دو در وقت باہر کو بعد ازاں ہی

انما سب وقت خوابد مشد - چنانی بمل خوابد آید و حضرت (ایشان) جلای  
استغفار استیدان بجماعت حضرت علی متوجر شد و در عرض نمودند  
که بنده از بندگان تو استمدادی کند که نسبت به این فایده تو دوست مرا  
گرفته و بر کوبی عالم دست کسی برای گیرد پس دست گیری همیشه  
می کند و احسان ترا با خلق مخلوقات هیچ نسبت نیست پس در آن  
معاظرت بنظر است اذلال غفلت کلمه شد که هرگز دوست تو نسبت  
خوابد کرد و کلمه کجا باشند بر یک را نکایت خوابد کرد  
(صراط مستقیم فاسی ص ۱۳۵ مطبوعه دولتی)

ایک دن حضرت حق جل و علی نے آپ کا دواخانہ خاص اپنے دستِ قدس میں کھینچ لیا۔ اور کوئی چیز اس وقت سے نہ ہو کہ نہایت رفیع اور بدیع نہ تھی۔ آپ کے لئے نہ کر کے فرمایا کہ تم نے مجھے ایسی چیز عطا کی کہ مجھے اور چیزیں جو بھلائی کے لئے ہوں ایک شخص نے آپ کے پاس حاضر ہو کر بہت کی درخواست کی اور جو کہ آپ ان زامین علی المومنین میں لے کر گئے تھے۔ آپ نے اس شخص کی درخواست کو رد کر دیا۔ جب اس شخص نے نہایت الحاح اور اصرار کیا تو آپ نے اس سے دعا کیا کہ ایک دو روز توقف کرنا چاہتے۔ بعد ازاں کچھ مناسب وقت ہو گا۔ اُن دنوں کیا جائے گا۔ پھر آپ اجازت از استعفاء کے لئے جناب حق جل و علی سے درخواست کی کہ وہ اس شخص کو اپنے پاس لے کر آجائے اور اس شخص سے میرا کچھ پتلا پتلا پورا ہے اور اس جہاں میں جو کوئی کسی کا ہاتھ نہ پڑے۔ چشمِ شکر کی کی پاس کرنا ہے۔ اور حضرت حق جل و علی نے اس شخص کی درخواست کے ساتھ کچھ مناسب نہیں پس اس معاملہ میں کیا منظور ہے اس وقت سے کہ جو کہ شخص تیرے ہاتھ پر بہت کرے گا۔ اگرچہ کھو ادا کی کہوں نہ پڑا۔ ہم اس کا ایک دو گرفتاری کریں گے۔ دراصل یہ تصدیق فرمائی کہ مطبوعہ دہلی و لاہور کا حقیقہ بنی کا ملک اللہ تعالیٰ نے عید و مسلم کے متعلق یہ ہے کہ کسی

کو قلعہ نہیں پہنچا سکتے۔ مگر اپنے سید احمد کے متعلق عقیدہ ہے جو مزارع الہیاتیہ والیہ  
مولوی ابو الحسن نے مذکور ہے۔

آپ کا پورا پورا مسافر باران رحمت کی طرح تھا۔ کہ جہاں سے گزرتے تھے  
سرسبز میوے و شادابی بہار و برکت چھوڑ جاتا ہے۔ دیکھنے والوں کا شوق  
بیاں ہے کہ جہاں آپ تھوڑی دیر بٹھیر گئے وہاں مساجد میں رونق  
اللہ بول کا چرچا۔ ایمانوں میں مانگی۔ اتنا رعایت شرف کی خاطر۔ اسلام  
کا جو شوق پیدا ہو گیا۔ اور کہیں کہیں شرک و بدعت اور قصص کا بالکل خاتمہ  
ہو گیا۔ اور جو سبب تیاں اور مقامات آپ کے قدم سے محروم رہے وہ  
ان نعمتوں سے محروم رہے۔ بلکہ سال تک یہ اثر اور فرق رہا۔

(سیرت سید احمد شہید ص ۱۱۱ ج ۱)

مولانا ذوالفقار علی صاحب فرماتے تھے کہ سید صاحب اس فوارح (در بندہ)  
سہارا پر آپ کے اکثر خصلت جہات میں تشریف لے گئے۔ وہاں آپ ایک خیر و برکت  
اور درو ایک گاؤں اور قصبے ایسے ہیں۔ جہاں نہیں گئے۔ وہاں آپ ایک دیو کی محبت  
اور شامت باقی ہے۔ چنانچہ منظر نہیں گئے۔ وہاں کے لوگوں میں وہی جہالت و  
قساوت ہے۔ اور ایک مختصر گاؤں ہے۔ جہاں مسلمانوں کے دربار گھر ہیں۔ انھوں  
سید صاحب کی ضرورت سے وہاں بھی گئے ہیں۔ وہاں بھی خیر و برکت باقی حالت  
جاتی ہے۔ مگر ایک نو مسلم تیل ہے کہ جدھر جدھر وہ گئے اُدھر اُدھر وہ پھیل گیا ہے  
(سیرت سید احمد شہید ص ۱۱۱ ج ۱)

ابو الحسن ندوی کے قریب لڑیں کہ

وہاں حضرت فوارح سہارا پر ایک بزرگ اور سید صاحب کے

مرید نے واقعہ ۱۰۰۰ سے فرمایا جہاں جہاں حضرت سید احمد  
کے قدم گئے۔ وہاں وہاں برکت کے آثار پاتے جاتے ہیں۔ ایک جگہ  
تشریف لے گئے اس قصبے میں نو مسلموں کا مقام پہلے ملتا تھا۔ انہوں نے

حضرت کو روک لیا۔ قاضی کے حلیہ تک نہ جانے دیا۔ اب خدا کی قدرت  
کہتے نو مسلموں کا خاتمہ نہایت سہولت سے۔ اور وہ لوگ بہت خوشحال

ہیں اور قاضیوں کا عہدہ بران پڑا ہے۔ (سیرت سید احمد شہید ص ۱۱۱ ج ۱)  
وہاں دلیوں کے مولوی اہل کثرت کے قادیانوں نے سید احمد پر طعنے اور  
اس کے ساتھ قادیانوں کے متعلق ایک قصیدہ تہنیت لکھا۔ چند اشعار اس کے لکھے جاتے  
ہیں اور اس حقیقت کو آپ جھٹلاتے ہیں کہ وہاں کے نو مسلموں کا نام الہیہ  
مولانا قاضی علی دہلوی نے اس وقت و عظمت و عظمت نہیں ہے جو کہ وہ اپنے اکابرین ملت

نے کا افسوس فرم کر لکھنا چاہتا ہے

ان ملت دیکھتے وہ فرد نظر آتا ہے

کہ میں غور جو ہر شے میں کو دیکھا

شرقی سے غرب تک نور سے مال مال

اس کے نور سے روشن ہے زمین و آسمان

سید احمد و عالی سب و فرد و زمان

مخصوص اگر کعبہ نبی کے کوئی

علم کو اس کے نور علم کوئی کہتے

ما کہ پاس تری کہیہ کو کیا نسبت

تیا محبت نے ملائکہ کی کفرانیت

نور آجائے خالق اہل باب صفا

فیض سے تیرے ہوا دم میں وید لڑاں

(سیرت سید احمد شہید ص ۱۱۱ ج ۱)

مولوی اشرف علی تھانوی کے متعلق دلی بندہ و مولویوں کا عقیدہ ہے کہ وہ لڑنا  
تھانوی کے پاؤں دھو کر پینا نجات اخروی کا سبب ہے۔ (تذکرہ اشرف ص ۱۱۱ ج ۱)

دہائیوں کے نزدیک نئی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو وسیع ماننا ہے۔  
مگر حق اشریہ میں مولوی اشرف علی خان نے کوسیلستانی لکھا کہ یہ کہہ  
ہے۔  
”حق اشریہ ص ۱۰۰“

ابوبندی دہائی نئی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے فوراً ہونے اور باہر  
بشت میں تشریف فرما ہونے کا استہزاء کرتے ہیں۔ اور نورانیت کا انکا  
کرتے ہیں مگر اپنے مولوی خلیل احمد انیسویں کے متعلق ان کا یہ نظریہ ہے  
”مولانا خلیل احمد صاحب نو نورانی نور ہیں۔ ان میں نور کے سوا  
کچھ نہیں۔“  
”تذکرۃ اخیلیہ ص ۲۵۵“

اپنے مولوی رشید احمد گنگوہی کے متعلق عقیدہ ہے کہ  
”کیا دعوت کروں اس کا منتہی  
انسان کی شکل میں دیکھنا“

”تذکرۃ اخیلیہ ص ۲۵۵“  
دہائیوں کے نزدیک امام الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرقہ  
نامناشر ہے مگر اپنے مولوی رشید احمد گنگوہی کے متعلق عقیدہ یہ ہے  
”مولوی محمد حسن صاحب گنگوہی سے فرماتے ہیں کہ میری خوش دہی  
صاحب جو اپنے والد کے ہمراہ مکہ معظمہ میں بارہ سال تک مقیم  
رہیں۔ نہایت پارسا اور عابد و زاہد تھے بسینکڑوں احادیث  
ہی ان کو حفظ تھیں۔“

انہوں نے مجھ سے فرمایا کہ دنیا حضرت انگلوہی کے بہت  
شاگرد و مرید ہیں۔ مگر کسی نے حضرت کو نہیں پہچانا۔ جن امام میں میرا  
قیام مکہ معظمہ میں تھا۔ روزانہ صبح کی نماز حضرت انگلوہی  
کو کہ نہ تشریف میں پرستے دیکھا۔ اور لوگوں سے سنہ بھی کہیہ  
حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی ہیں۔ گنگوہی سے تشریف لایا

کرتے ہیں؟  
”تذکرۃ الرشید ص ۱۲“  
دہائیوں کا محبوب خدا علی افضل الخیرہ والصلوٰۃ والسلام کے متعلق عقیدہ  
ہے کہ وہ وحشی کی کمرہ یوں سے بالائے زمینیں۔ مگر رشید احمد گنگوہی نے اپنے  
نظم خود کی یہ کہا ہے کہ

”حسن تو حق وہی ہے جو رشید احمد کی زبان سے نکلتا ہے اور  
یہ قسم کہتا ہوں کہ میں کچھ نہیں مگر کس زمانے میں جاہلیت و  
سکات موقوف ہے میرے اتنا پر۔“  
”تذکرۃ الرشید ص ۱۲“  
دہائی امام الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق سیر عام یہ کہتے ہیں  
”ہاں کوئی مقامات پر اللہ تعالیٰ نے ان کی دعا کو قبول نہیں فرمایا۔ مگر اپنے  
مولوی خلیل احمد انیسویں کے متعلق عقیدہ ہے کہ  
”مولوی خلیل احمد صاحب الدعوات ہیں۔ اور ان کی کوئی دعا نہیں  
تھوتی۔“  
”تذکرۃ اخیلیہ ص ۲۵۵“

دہائی مولوی اشرف علی صاحب بنی الامت وجماعت کے متعلق یہ کہتے ہیں کہ  
”ہم خود علی افضل الخیرہ والصلوٰۃ والسلام کی شان حد سے زیادہ بیان کرتے ہیں مگر دہائی  
دہائی حضرات کو نئی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی شان بیان کرنے کی توفیق  
نہیں ہوتی۔ ہاں اپنے مولوی خلیل احمد انیسویں کے متعلق یہ لکھنے کی توفیق  
ہو گئی ہے کہ

”حضرت کے کمالات بیان کرنا میری طاقت سے باہر ہے۔ ان  
کا ارادہ کچھ جیسے ناکارہ کی تو کیا حقیقت ہے۔ بڑوں کو بھی  
مشکل تھا؟“  
”تذکرۃ اخیلیہ ص ۲۵۵“

رشید احمد گنگوہی کے متعلق ان کا نظریہ یہ ہے کہ

محبوبیم تا قیامت لغت او  
بقا آں را منقطع و غایت بحر!

(ذکرۃ الخلیل ۵۹)

دوبندی و دلی غلیل احمد انبیٹوں کے لئے شہنشاہ ہر دوسرے احمد رسول اللہ  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق عقیدہ یہ لکھا ہے کہ  
"نفس ہشیت میں مثال آپ کے جملہ نبی آدم ہیں"  
مگر مولوی رشید احمد گنگوہی کے زمانہ ہم عصری بے مثل قرار دیتے ہوئے  
لکھتے ہیں کہ

قطب عالم، عزت و دریاں بے مثال!  
گنج عرفان نور الیقین خوش خصال!

(ذکرۃ الخلیل ۵۸)

غلیل احمد انبیٹوں کے اپنے پیروں رشید احمد گنگوہی کے متعلق یہ  
نظر ہے کہ  
"میں تو بس دبار درخشیدی اسکے کتوں کے برابر بھی نہیں"

(ذکرۃ الخلیل ۵۷)

دو بیوں کا عقیدہ ہے کہ امام المصلحین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی  
فریاد ہی نہیں کر سکتے مگر رشید احمد گنگوہی کے متعلق عقیدہ ہے کہ  
"قطب عالم، عزت و دریاں بے مثال"

گنج عرفان نور الیقین خوش خصال

(ذکرۃ الخلیل ۵۷)

دو بیوں حد ادا و رحمت کائنات کے متعلق یہ کہتے ہیں کہ رسول کے چاہنے

ہر نہیں ہوتا بلکہ مگر رشید احمد گنگوہی کے متعلق عقیدہ ہے کہ  
بادی گشت نگاہ را در حق!  
مجھے بر خلق از رب افضل!

(ذکرۃ الخلیل ۵۵)

لیز مولوی رشید احمد گنگوہی کے کا مقلد مولوی عاشق الہی بے بیگ سے نے  
لکھا ہے کہ

"ہر قسم کی باتوں کہ میں کچھ نہیں ہوں مگر اس زمانے میں ہدایت و  
نجات موقوف ہے۔ میرے اہلکار پر۔ (ذکرۃ الرشید ۵۴)  
دو بیوں کا عقیدہ ہے کہ ملائکہ و انبیاء بھی ویسے ہی خدا کے بندے ہیں  
جیسے کہ تم خود ہو۔ اور وہ بھی اس کی رحمت کے طالب اور اس کے عذاب  
خدا اسی طرح انہما و ترساں ہیں جن طرح تم خود ہو۔ (کتاب الرشید ۵۳)  
مگر اپنے مولوی اشرف علی بے بیگ سے کے یہ کہتے متعلق یہ عقیدہ ہے کہ

"حضرت دہلوی کے متوسلین کے حسن خاتمہ کے کثرت واقعات  
میں جن سے مقبولیت و برکات کا سلسلہ ظاہر ہوتا ہے چنانچہ  
خود حضرت دہلوی فرماتے ہیں کہ حضرت حاجی (یعنی عثمانی)  
صاحب کے پیار کے سلسلے کی یہ برکت ہے کہ جو بلا واسطہ یا بالبط  
حضرت سے بیعت ہوا اس کا فیض حاصل خاتمہ بہت اچھا  
ہوتا ہے۔ یہاں تک کہ بعض متوسلین کو مرید ہونے کے بعد گناہار  
بی رہے مگر ان کا خاتمہ بھی فیضِ تعالیٰ اولیاء اللہ کا سا ہوا"

(اشرف السوانح ۱۲)

دو بیوں کا عقیدہ ہے کہ (جو کو کسی کے متعلق یہ سمجھے کہ جو بات میرے







